عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۶ ۔ شمارہ ۳۹

ختم نبوة

انٹرنیشنل

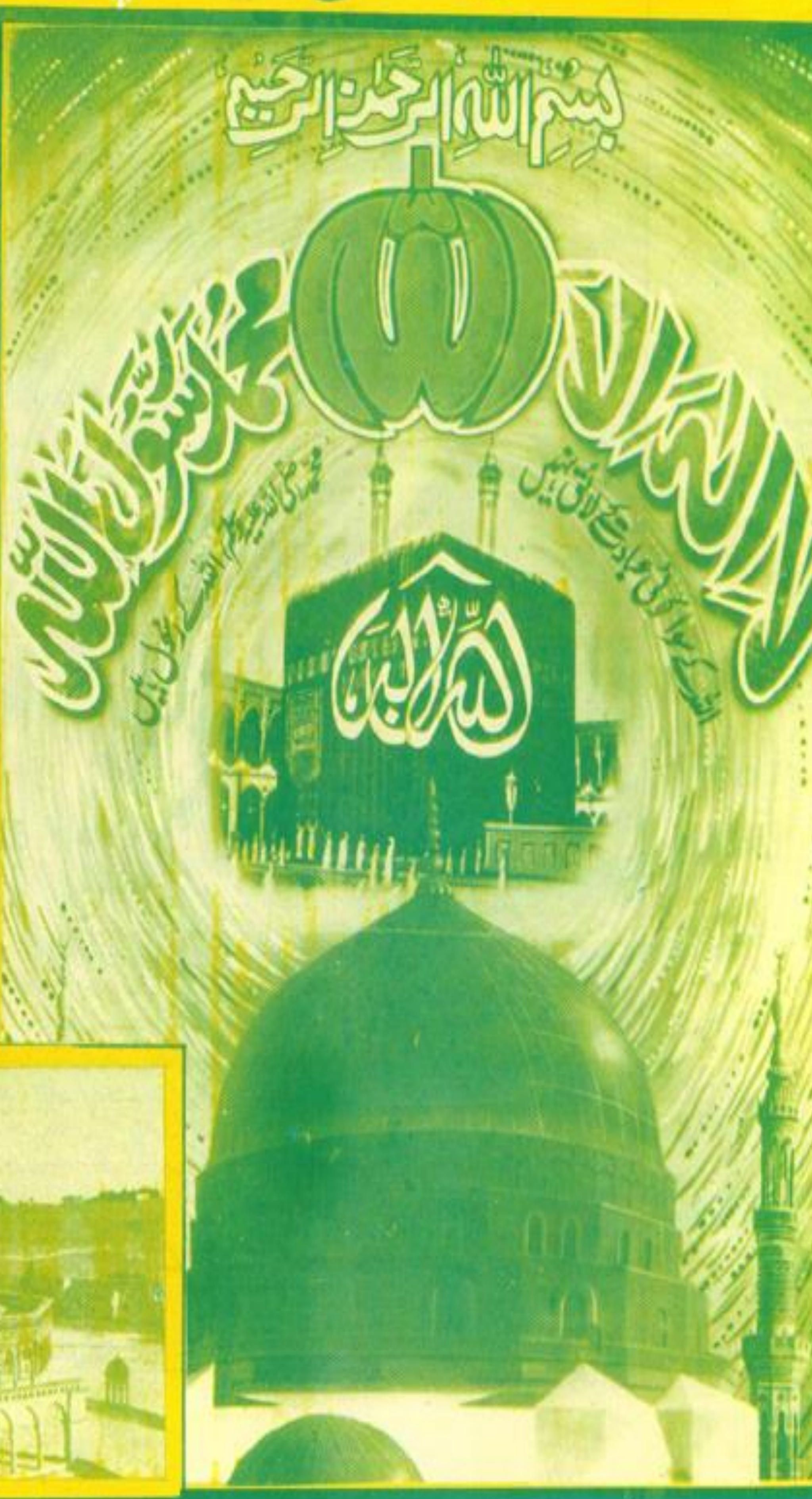

معراج مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم

ایک عظیم الشان معجزہ

دھر رگڑا مست قلندر دا

ایک پرانی دلچسپ پنجابی نظم

"موبیے جنگ"

ایک چونکا دینے والا مضمون

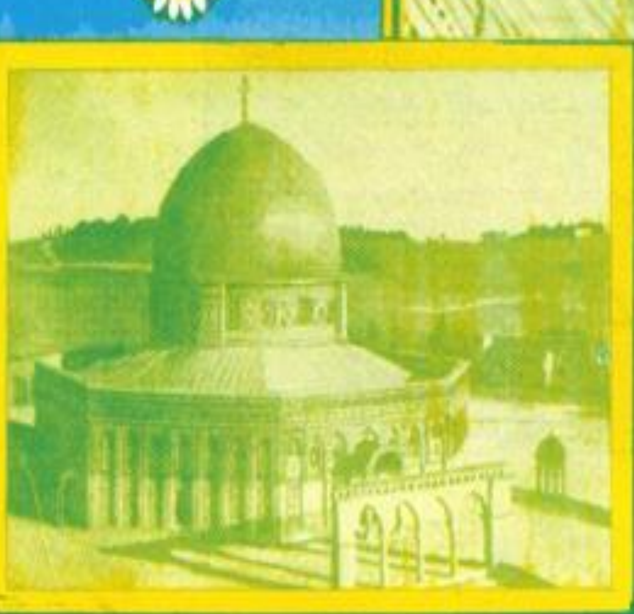

مِسواک
ہمدرد انٹرنیشنل ٹوتھ پیسٹ
Hamdard
MISWAK TOOTH PASTE
درخت پیلو/مسواک کی بحیثیت محافظِ دنداں سب سے پہلے قیمتی دریافت ارضِ قرآن اور مطلعِ اسلام مدینۂ منورہ میں ہوئی اور پھر عہد بہ عہد متعدد تہذیبوں نے اور مختلف ثقافتوں نے مسواک کی منفعت اور بے انتہا افادیت سے ہمیشہ فیض پایا ہے۔ آج اگر سائنس انکشافات کی عظمتوں کو پا رہی ہے اور انکشافات کی رفعتوں کو چھو رہی ہے، عصری سائنس نے مسوڑھوں کی صحت اور دانتوں کی حفاظت کے لیے پیلو/مسواک کی افادیت کی بہ ہمہ وجوہ تائید کی ہے۔
ہمدرد کو یہ امتیاز حاصل ہوا ہے کہ اس نے بہ تحقیقاتِ سائنسی محافظِ دنداں درخت پیلو/مسواک سے اپنی سائنسی لیبوریٹریوں میں پہلے ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ تیار کیا اور پھر اب پیلو فارمولے سے بین الاقوامی ٹوتھ پیسٹ 'مسواک' پیش کیا اور تمام دنیا کے لیے حفاظتِ دنداں کا سامان کیا۔
مِسواک
ہمدرد انٹرنیشنل ٹوتھ پیسٹ
ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
پیلو کے بڑے سائز کے طور پر اب پاکستان میں مسواک بھی دستیاب ہے۔
پاکستان سے محبت کرو۔ پاکستان کی تعمیر کرو
ADARTS-MHT-1/88

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶ | ۲۲ تا ۲۸ رجب المرجب ۱۴۰۸ھ مطابق ۱۱ تا ۱۷ مارچ ۱۹۸۸ء | شمارہ نمبر ۳۹

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
—— فون : ۷۲۱۱۹۷۱ ——

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے — ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ ——— ۴۲۵ روپے
افریقہ ——— ۳۷۵ روپے
یورپ ——— ۳۷۵ «
ایشیا ——— ۳۷۵ «

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ——— مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ——— پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ——— برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ——— بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ——— متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ——— جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ——— برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ——— کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ——— فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ——— عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ ——— حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ——— ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری ——— قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاول پور ——— محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر / کلورکوٹ ——— حافظ غلام مصطفیٰ قاسمی
جھنگ ——— غلام حسین
ٹنڈو آدم ——— محمد راشد مدنی
پشاور ——— مولانا نور الحق نور
لاہور ——— طاہر رزاق، مولانا کریم بخش
مانسہرہ ——— سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ——— مولوی فقیر محمد
لیہ ——— حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسماعیل خان ——— محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ، بلوچستان ——— فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ / شاہکوٹ ——— محمد متین خالد
ملتان ——— عطاء الرحمان
سرگودھا ——— حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) ——— نذیر احمد بلوچ
گجرات ——— چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ——— قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ——— راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ———
امریکہ ——— چوہدری محمد شریف تحویدی • ڈنمارک ——— محمد ادریس • ٹورنٹو ——— حافظ سعید احمد
دوبئی ——— قاری محمد اسماعیل • ناروے ——— میاں اشرف عابد • اوینیٹن ——— عامر رشید
ابوظہبی ——— قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ——— محمد زبیر افریقی • مونٹریال ——— آفتاب احمد
انڈیا ——— ہدایت اللہ شاہ • ماریشس ——— محمد اخلاص احمد • برما ——— محمود یوسف
بارباڈوس ——— اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ——— اسماعیل نانفدا •
سوئٹزرلینڈ ——— اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس ——— عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ ——— محمد اقبال • بنگلہ دیش ——— محی الدین خان •

ایڈیٹر و پبلشر : عبدالرحمٰن یعقوب باوا ——— طابع : رشید شاہد حسن ——— مطبع : انقلاب پرنٹنگ پریس ——— مقام اشاعت : ۲۰ - اے سابق نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳ •

بیعت رضوان

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب (حدیبیہ میں) رسول اللہ ﷺ نے بیعت رضوان کے لیے ارشاد فرمایا تو اس وقت عثمانؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد اور سفیر کی حیثیت سے مکہ گئے ہوئے تھے۔ تو ان سب لوگوں نے (جو اس وقت موجود اور حاضر تھے) بیعت کر لی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) فرمایا کہ عثمان (اس وقت یہاں نہیں ہے) اللہ کے اور اس کے رسول ﷺ کے کام سے مکہ گئے ہوئے (اگر وہ یہاں ہوتے تو تم سب کے ساتھ وہ بھی بیعت کرتے) اب میں خود ان کی طرف سے بیعت کرتا ہوں) پھر آپ نے (حضرت عثمانؓ کے قائم مقام کی حیثیت سے اپنا ایک دست مبارک اپنے ہی دوسرے دست مبارک پر رکھا۔ (جس طرح بیعت میں ہاتھ پر ہاتھ رکھا جاتا ہے۔ آگے حدیث کے راوی حضرت انسؓ جو خود بیعت کرنے والوں میں تھے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک جس سے آپ نے عثمانؓ کی طرف سے بیعت کی وہ عثمانؓ کے حق میں ان دوسرے تمام لوگوں کے ہاتھوں سے بہتر تھا جنہوں نے خود اپنی طرف سے بیعت کی تھی۔

(جامع ترمذی)

اللہ کی راہ میں نکلنے کی فضیلت

لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَ الْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ۚ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ۚ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۚ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۙ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

غیر معذور مسلمان جو بلا عذر جہاد کے موقع پر بیٹھے رہتے ہیں وہ جہاد کرنے والے مسلمانوں کی برابری نہیں کر سکتے جو اللہ کی راہ میں جان و مال سے لڑتے ہیں اللہ نے ان مجاہدین کو جو اپنی جان و مال سے لڑتے ہیں مرتبہ میں ان لوگوں پر فضیلت دی جو بلا عذر بیٹھے رہتے ہیں اور سب سے اللہ نے اچھا وعدہ کیا ہے اور اللہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں پر فضیلت دی بڑے ثواب میں یعنی بہت سے درجے میں جو خدا کی طرف سے ملیں گے اور مغفرت و رحمت اور اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والے اور بڑی رحمت والے۔

(نساء : ع ۱۳)

معراج

مفکر احرار چوہدری افضل حق رح

کارِ خیر میں سعی ناکام جب کم ہمت کو توڑ دے اور ناکامی کا غم دل کی عمارت کو ڈھا دے تو رحمتِ حق بہار دکھاتی ہے اور اچانک قلبِ حزیں میں مسرت کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ اسکی بندہ نوازیاں انسان کو فرش سے اٹھا کر عرش پر لے جاتی ہیں جہاں قسامِ ازل مے محبت باندازہ جام دیتا ہے۔

چشمِ فلک نے عبداللہ کے بیٹے، بی بی آمنہ کے جائے کا سا عالی ظرف کب دیکھا تھا۔ حوضِ کوثر بھی جام سقایین کا ایک کونا ہے۔ طائف کے بہت شکن سانحہ کے چند روز بعد اللہ کا رسول دل گرفتہ ہو کر فرشِ حرم پر لیٹ گیا۔ رحمتِ حق نے خاک سے اٹھا کر افلاک تک پہنچا دیا۔ کیونکہ دنیا و دین کی سربلندیاں ان خاکساروں کے لئے ہیں، فخر و غرور جن کی فطرت سعید کو چھو نہ گیا ہو۔ اللہ کی راہ میں جان جوکھوں میں ڈالنے والا رسول چشم زدن میں عرش پر پہنچا۔ ہفت افلاک کے سفر کی داستان طویل اور تشریح طلب ہے۔ لیکن جب تک راہِ حق میں سعی و عمل کی ناکامیاں شیشۂ دل کو چور چور نہ کر دیں۔ اس رفعت کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا

اسی کا نام
معراج

الگ قادیانی مرگھٹ کیلئے حکومت کی ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت

روزنامہ جنگ لاہور نے مندرجہ ذیل خبر دی ہے

"حکومت نے ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کی ہے کہ قادیانیوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کرنے دیا جائے اور ایسے انتظامات کیے جائیں کہ کوئی قادیانی مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہو سکے۔ اس سلسلے میں بلدیاتی اداروں اور قبرستانوں کا کنٹرول کرنے والے افراد اور اداروں کو سخت ہدایات دی جائیں جبکہ حکومت نے قادیانیوں کو اپنے مردے دفن کرنے کے لئے ہر شہر میں علیحدہ اراضی فراہم کرنے کی بھی ہدایات کر دی ہیں۔" (جنگ لاہور ۲ فروری ۸۸ء)

اس خبر کی حکومت کی طرف سے کوئی تردید ابھی تک نہیں آئی ہے اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ یہ خبر صحیح ہوگی

ایک عرصہ سے قادیانی یہ شرارت کر رہے ہیں کہ کہیں کوئی قادیانی جہنم واصل ہوتا ہے۔ تو چوری چھپے اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دبا دیتے ہیں۔ ایسے بہت سے واقعات ہو چکے ہیں۔ مسلمانوں کو جب پتہ چلا اور احتجاج کیا گیا تو انتہائی لیت و لعل کے بعد وہ مردہ مسلمانوں کے قبرستان سے نکالا گیا۔

انتظامیہ کے ذمہ دار افسران کو جب کسی ایسے مسئلے کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے تو حیل و حجت کرکے قادیانیوں سے درگزر کرنے کو کہتا ہے حالانکہ یہ اصولی سی بات ہے وقف زمین کا مالک وہی ہوتا ہے جس کے لئے وہ زمین وقف کی جاتی ہے۔ قبرستان مسلمانوں کے لئے وقف ہوتے ہیں اس لئے ان میں کوئی غیر مسلم دفن نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ قادیانیوں کو جو غیر مسلم ہی نہیں مرتد اور زندیق بھی ہیں انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

قادیانیوں کا عقیدہ بلکہ ایمان ہے کہ ہر وہ شخص جو مرزا کو نبی نہیں مانتا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اس سے رشتے ناطے سلام کلام سب کچھ ممنوع ہے یہی وجہ ہے کہ ربوہ جو پاکستان کے اندر اب بھی قادیانیوں کی ایک سٹیٹ ہے وہاں قادیانیوں نے دو قبرستان بنا رکھے ہیں۔ ایک خاص قبرستان اور دوسرا عام قبرستان یہ دونوں قبرستان قادیانیوں کی ملکیت ہیں۔

خاص قبرستان میں وہی قادیانی دبائے جا سکتے ہیں۔ جو اپنی جائیداد کا دسواں حصہ پابندی سے ادا کرتے ہوں۔ سوائے رائل فیملی کے ــــ وہ چندہ ادا کرے نہ کرے اس میں دفن ہو سکتی ہے۔ عام قادیانی اگر غلطی سے بھی وہاں دبا دیا جائے تو اسے وہاں سے نکال کر عام قبرستان میں دبا دیا جاتا ہے۔

عام قبرستان میں بلا امتیاز تمام قادیانی دبائے جا سکتے ہیں۔ لیکن اگر وہاں کسی مسلمان کو دفن کیا جائے۔ تو قادیانی اسے قطعاً برداشت نہیں کریں گے بلکہ قادیانیوں میں پانچ فرقے ہیں۔

قادیانی ربوائی۔ قادیانی لاہوری، قادیانی حقیقت پسند، قادیانی دیندار، قادیانی تیماپوری۔ اگر ربوہ میں ان کے عام مرگھٹ میں ربوہ گروپ کے علاوہ کسی دوسرے قادیانی فرقے کا کوئی قادیانی دبا دیا جائے تو ربوائی قادیانی چلا اٹھیں گے۔

جب خود قادیانی اس بات کو پسند نہیں کرتے تو مسلمانوں سے وہ یہ توقع کیوں رکھتے ہیں کہ وہ مسلم قبرستانوں میں کسی قادیانی زندیق مرتد کو دفن نہ ہونے دیں۔

مذکورہ خبر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ

"ہر شہر میں قادیانیوں کو مردے دفن کرنے کیلئے زمین فراہم کی جائے"

اگر یہ بات صحیح ہے تو پھر ہم حکومت کے گوش گزار کرنا چاہتے ہیں کہ بعض شہروں میں قادیانیت کا نام و نشان ہی نہیں ہے اور بعض میں ایک یا دو گھر قادیانی مرگھٹ کے لئے زمین الاٹ کرنے سے قبل یہ ضرور دیکھنا ہوگا کہ جس شہر میں زمین الاٹ کی جا رہی ہے وہاں کتنے قادیانی ہیں اور یہ کہ ہیں بھی یا نہیں اس لئے ہم حکومت سے یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ ڈپٹی کمشنروں کے نام اگر مذکورہ مراسلہ بھیجا گیا ہے۔ تو وہ غیر واضح اور نامکمل ہے۔ مذکورہ صورت حال کو پیش نظر رکھتے ہوئے از سر نو جائزہ لے کر نیا مراسلہ جاری کیا جائے۔

صلۂ رحمی

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ

"حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ جس زمانے میں حضورؐ کا قریش سے معاہدہ ہو رہا تھا اس وقت میری کافر والدہ (مکہ مکرمہ سے) مدینہ طیبہ آگئیں، میں نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ میری والدہ (میری اعانت کی طالب بن کر آئی ہیں، ان کی اعانت کردوں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ہاں، ان کی اعانت کردو۔"

فائدہ: ابتداء زمانہ میں کفار کی طرف سے مسلمانوں پر جس قدر مظالم ہوئے وہ بیان سے باہر ہیں۔ تواریخ کی کتب ان سے پر ہیں۔ حتیٰ کہ مسلمانوں کو مجبور ہو کر مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنا پڑی۔ مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد بھی مشرکین کی طرف سے ہر طریقہ سے لڑائی اور ایذا رسانی کا سلسلہ رہا۔ حضور اقدسؐ صحابہؓ کی ایک جماعت کے ساتھ محض عمرہ کرنے کی نیت سے مکہ مکرمہ تشریف لائے، تو کافروں نے مکہ میں داخل بھی نہ ہونے دیا بامر مجبوری سے واپس ہونا پڑا لیکن اس وقت آپس میں ایک معاہدہ چند سال کے لیے ہو گیا تھا، جس میں چند سال کے لیے کچھ شرائط پر آپس میں لڑائی نہ ہونے کا فیصلہ ہوا تھا مشہور قصہ ہے۔ اسی معاہدہ کی طرف حضرت اسماءؓ نے اس حدیث میں اشارہ فرمایا کہ جس زمانہ میں قریش سے معاہدہ ہو رہا تھا اس معاہدہ کے زمانہ میں حضرت ابوبکرؓ کی ایک بیوی جو حضرت اسماءؓ کی والدہ تھیں اور مسلمان نہیں ہوئی تھیں اپنی بیٹی حضرت اسماءؓ کے پاس کچھ اعانت کی خواہش لے کر گئیں۔ چونکہ وہ مشرک تھیں اس لیے حضرت اسماءؓ کو اشکال پیش آیا کہ ان کی اعانت کی جائے یا نہیں۔ اس لیے حضورؐ سے دریافت کیا، حضورؐ نے اعانت کا حکم فرمایا۔

امام خطابیؒ فرماتے ہیں کہ اس قصہ سے معلوم ہوا کہ کافر رشتہ داروں کی صلہ رحمی بھی مال سے ضروری ہے جیسا کہ مسلمان رشتہ داروں کی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اسی قصہ میں قرآن پاک کی آیت: لا ینھکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللہ یحب المقسطین (ممتحنہ، ع ۲) نازل ہوئی (فتح الباری) جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں کے ساتھ احسان اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین کے بارہ میں نہیں لڑتے اور تم کو تمہارے گھروں سے انہوں نے نہیں نکالا۔ اللہ تعالیٰ انصاف کا برتاؤ کرنے والوں سے محبت رکھتے ہیں۔"

حضرت اقدس حکیم الامت مولانا تھانوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ "مراد وہ کافر ہیں جو ذمی یا مصالح ہوں۔ یعنی محسنانہ برتاؤ ان سے جائز ہے اور اسی کو منصفانہ برتاؤ فرمایا۔ پس انصاف سے مراد خاص انصاف ہے یعنی ان کی ذمیت یا مصالحت کے اعتبار سے انصاف اسی کو مقتضی ہے کہ ان کے ساتھ احسان سے دریغ نہ کیا جائے، ورنہ مطلق انصاف تو ہر کافر بلکہ جانور کے ساتھ بھی واجب ہے" (بیان القرآن)

حضرت اسماءؓ کی یہ والدہ جن کا نام قُتَیلہ یا قُتَیلَہ بنت عبدالعزیٰ ہے چونکہ مسلمان نہیں ہوئی تھیں اس لیے حضرت ابوبکرؓ نے ان کو طلاق دے دی تھی۔ بعض روایات میں ہے کہ یہ کچھ گھی پنیر وغیرہ ہدیہ کے طور پر لے کر اپنی بیٹی حضرت اسماءؓ کے پاس گئیں، انہوں نے ان کو اپنے گھر میں داخل نہ ہونے دیا، اور اپنی علاتی ہمشیرہ حضرت عائشہؓ کے پاس مسئلہ دریافت کرنے کے لیے آدمی بھیجا۔ کہ حضورؐ سے دریافت کر کے اطلاع دیں۔ حضورؐ نے اجازت فرمادی اور یہ آیت شریفہ اسی قصہ میں نازل ہوئی۔ (فتح، درمنثور)

یہ ان حضرات کی دین پر پختگی اور قابل رشک جذبہ تھا کہ ماں گھر پر آئی ہے، محض بیٹی سے ملنے کے واسطے آئی ہے کہ اس وقت تک اعانت کی طلب کا تو وقت ہی نہ آیا تھا۔ لیکن حضرت اسماءؓ نے مسئلہ کی تحقیق کرنے کے لیے آدمی بھیجا کہ میں اپنی ماں کو گھر میں داخل ہونے کی اجازت دے سکتی ہوں یا نہیں؟۔

متعدد روایات میں یہ مضمون وارد ہوا ہے کہ صحابہ کرامؓ غیر مسلموں پر صدقہ کرنا ابتداء میں پسند نہیں کرتے تھے۔ جس پر حق تعالیٰ شانہٗ نے آیت شریفہ لیس علیک ھداھم ولکن اللہ یھدی من یشاء وما تنفقوا من خیر فلانفسکم الآیۃ (بقرہ، ع ۳۷) نازل فرمائی کہ "آپ کے ذمہ ان کی ہدایت نہیں ہے، یہ تو خدا تعالیٰ کا کام ہے، جس کو چاہیں ہدایت پر لادیں اور جو کچھ تم (خیرات وغیرہ) خرچ کرتے ہو اپنے نفع کے واسطے کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے علاوہ کسی اور غرض سے نہیں کرتے۔"

یعنی تم تو صدقہ وغیرہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے کرتے ہو، اس میں ہر حاجت مند داخل ہے کافر ہو یا مسلمان۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ لوگ اپنے کافر رشتہ داروں پر احسان کرنا پسند نہیں کرتے تھے تاکہ وہ بھی مسلمان ہو جائیں۔ انہوں نے اس بارہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا اس پر یہ آیت شریفہ لیس علیک ھداھم نازل ہوئی۔ اور بھی متعدد روایات میں یہ مضمون وارد ہوا ہے۔

(درمنثور)

امام غزالیؒ نے لکھا ہے کہ ایک مجوسی حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کا مہمان بننے کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تو مسلمان ہو جائے تو میں تیری مہمانی قبول کرتا ہوں۔ وہ مجوسی چلا گیا۔ اللہ جل شانہٗ کی طرف سے وحی نازل ہوئی کہ ابراہیم! تم ایک رات کا کھانا تبدیلی مذہب کے بغیر نہ کھلا سکے، ہم ستر برس سے اس کے کفر کے باوجود اس کو کھانا دے رہے ہیں۔ ایک رات

باقی ص ۳۰ پر

ایک سلسلہ وار مضمون

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا پیش گوئیاں

مولانا احمد سعید دہلوی

طبرانی اور بیہقی نے ابن حکیم خلیقی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ جب مجھ سے ملتے تو سمرہ بن جندبؓ کا حال ضرور پوچھتے کہ وہ کس حال میں ہیں؟ جب میں کہتا کہ سمرہ اچھے ہیں تو ابوہریرہؓ خوش ہوتے، میں نے ابوہریرہؓ سے دریافت کیا کہ آپ سمرہ کا حال کیوں بار بار پوچھا کرتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم دس آدمی ایک گھر میں موجود تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم دس آدمیوں میں سے جو سب سے بعد میں مرے گا، وہ آگ میں ہوگا۔

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ اب تک آٹھ آدمی مرچکے ہیں اب میں اور سمرہ بن جندبؓ باقی رہ گئے۔ اسی ڈر سے سمرہ کے حال کی تحقیق کیا کرتا ہوں کہ اگر وہ پہلے مرگئے تو میں سب سے بعد ہو جاؤں گا، جس کی بابت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ میں فرمایا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ کا حال یہ تھا کہ جب کوئی مذاق سے کہہ دیتا کہ سمرہؓ مرگئے تو یہ بے ہوش ہو جاتے، آخر سمرہ سے پہلے ابوہریرہؓ کا انتقال ہوگیا۔

ابن عساکرؒ نے ابن سیرینؒ سے روایت کی ہے کہ سمرہ کو کُزاز کی بیماری ہوگئی، یہ ایک بیماری ہے جس میں سخت سردی لگتی ہے اس بیماری کی وجہ سے دیگ میں خوب گرم کھولتا ہوا پانی بھر کر اس کے اوپر گرمی حاصل کرنے کے لیئے بیٹھا کرتے تھے، ایک دن ایسا ہوا کہ اس کھولتے ہوئے پانی میں گر پڑے اور جل کر وفات پائی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی سچی ہوئی، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا تھا کہ آخری مرنے والا آگ میں ہوگا تو... اس سے لوگوں نے یہ سمجھا تھا کہ وہ جہنم میں جائے گا۔ اس لیئے ابوہریرہؓ اتنا ڈرتے تھے، حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کا مطلب یہ تھا کہ وہ آخری مرنے والا شخص دنیا کی آگ میں جل کر مرے گا، جہنمی ہونا مراد نہیں ہے چنانچہ سمرہ بن جندبؓ گرم پانی میں جل کر فوت ہوگئے۔

بخاریؒ اور مسلم میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! تم لوگ قدم بقدم ہو بہو ان لوگوں کی پیروی کروگے جو تم سے پہلے گذرے ہیں، یہاں تک کہ وہ لوگ چھپکلی کے سوراخ میں گھسے ہوں گے تو تم بھی ایسا ہی کروگے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اگلے لوگوں سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اور کون۔

یہود و نصاریٰ کے نقش قدم پر پورے طور پر چلنے کی جو پیش گوئی فرمائی گئی ہے وہ پوری ہوگئی۔ یہود کی عادت تھی حسد کرنا، حق کو چھپانا اور دنیاوی لالچ میں پڑ کر غلط مسئلہ بتانا اللہ کی کتاب میں جو حکم اپنے موافق ہو، اس کو لے لینا اور جو خلاف ہو اس کو چھپا لینا، یہ سب باتیں یہودیوں کی، اس امت محمدیہ کے بے دین علماء میں بھی پائی جاتی ہیں۔

نصاریٰ کی روش یہ تھی کہ نبی اور بزرگوں کو خدائی کا مرتبہ دیتے تھے تو یہ روش بھی اس امت کے جاہل پیرزادوں میں پائی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سی وضع قطع میں لوگ نصاریٰ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔

طبرانی، دارقطنی اور بیہقی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن زبیرؓ کو خطاب کرکے فرمایا کہ تم کو لوگوں سے اور لوگوں کو تم سے تکلیف و مصیبت پہنچے گی۔

یہ پیش گوئی بھی سچی ہوئی، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، امیر معاویہؓ کی وفات اور حضرت حسینؓ کی شہادت کے بعد ۶۴ھ میں خلیفہ ہوئے، شام کے علاوہ باقی تمام ممالک میں ان کی خلافت تسلیم کی گئی۔ عبدالملک ابن مروان نے ۷۳ھ میں حجاج کی سرپرستی میں ایک بڑی جرار فوج حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ سے لڑنے کے لیے بھیجی۔ اس فوج نے مکہ کو گھیر لیا اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو شہید کردیا، چنانچہ ابن زبیرؓ کو لوگوں سے یہ مصیبت پہنچی کہ یہ شہید کردیئے گئے اور ان کے گھر والوں نے بھی بہت تکلیفیں اٹھائیں۔

اور لوگوں کو حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ سے یہ پہنچی کہ مکہ والے حجاج کی چڑھائی سے پریشان ہوئے اور بہت سے لوگ مارے گئے، اور چونکہ ابن زبیرؓ کا مکان خانہ کعبہ کے پاس تھا، اس لیئے حجاج نے ان کے گھر پر پتھر برسائے، جس سے خانہ کعبہ کو بھی صدمہ پہنچا، اس کے علاوہ یہ تکلیف بھی لوگوں کو عبداللہ ابن زبیرؓ کی وجہ سے پہنچی کہ ان کو قتل کرنے والے عذاب آخرت کے مستحق ہوئے، بہرحال پیش گوئی پوری ہوئی۔

بیہقیؒ اور ابن عدیؒ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن صوحان کے بارے میں فرمایا "ان کا ایک عضو ان کے سارے جسم سے پہلے جنت میں پہنچ جائے گا۔"

یہ پیش گوئی پوری ہوئی بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ مقام نہاوند کی لڑائی میں ان کا بایاں ہاتھ کٹ کر شہید ہوگیا تھا۔

بیہقی اور حاکم نے حسن ابن محمد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن عمروؓ کے بارے میں حضرت عمرؓ سے فرمایا "سہیل سے امید ہے کہ یہ ایسا کام کرے اور ایسی تقریر کرے کہ تم لوگ خوش ہو جاؤ" چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر مکہ میں پہنچی اور وہاں کے لوگوں میں بے حد پریشانی ہوئی، قریب تھا کہ لوگوں کے ایمان متزلزل ہو جائیں، تو سہیل بن عمروؓ نے کھڑے ہو کر اسی

باقی صفحہ پر

معراج مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا انظام الحق صاحب

۶۲۲ عیسوی میں جب کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر اکیاون سال ساڑھے چار ماہ تھی نبوت سے گیارھویں سال اللہ تعالیٰ نے ۲۷ رجب کو معراج شریف سے سرفراز فرمایا۔ اس مبارک واقعے کے راوی حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابن مسعود، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابی بن کعب حضرت ابوہریرہؓ، حضرت انسؓ، حضرت جابرؓ، حضرت بریدہؓ حضرت سمرہ بن جندب، حضرت حذیفہ بن الیمانؓ، حضرت شداد بن اوسؓ، حضرت صہیبؓ، حضرت مالک بن صعصعہ، حضرت ابی امامہؓ، حضرت ابو ایوب انصاریؓ، حضرت ابو حبہؓ حضرت ابوذرؓ، حضرت ابو سعید خدریؓ، حضرت ابو سفیان بن حرب مردوں میں سے اور حضرت عائشہؓ، حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ، حضرت ام ہانی عورتوں میں سے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے اس کے راوی ہیں۔

حضرت حسن بصریؒ قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہمارے رسولؐ نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔ حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ حضور پاکؐ نے اپنے رب کو دیکھا، دیکھا...... یہاں تک کہ سانس ختم ہو گیا

جمہور اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے معراج شب بیداری میں جسد کے ساتھ یعنی حضورؐ جان و جسم و روح دونوں کے ساتھ ہوئی اصحاب رسولؐ کی کثیر جماعتیں اسی کی قائل و معتقد ہیں:۔ سبحٰن الذی اسرٰی بعبدہٖ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بٰرکنا حولہ لنریہٗ من اٰیٰتنا ط وہ ذات پاک ہے جو اپنے بندہ (محمدؐ) کو شب کے وقت مسجد حرام (مسجد کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (مسجد بیت المقدس) تک جس کے گرداگرد ہم نے برکتیں کر رکھی ہیں لے گیا۔ تاکہ ہم ان کو اپنی عجائبات قدرت دکھلا دیں۔

انہ ھو السمیع البصیر ہ (سورۃ بنی اسرائیل)

(بے شک اللہ تعالیٰ بڑا سننے والا اور دیکھنے والا ہے)

مسجد بیت اللہ (مکہ معظمہ) سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) تک رات کے جانے کو اسرا کہتے ہیں۔ اس کا فاصلہ ۴۰ منزل ہے جو کہ ایک ہفتہ سے زائد کا ہے۔

آگے جانے کو معراج کہتے ہیں۔

حضور پاکؐ براق پر سوار ہو کر ہمراہ حضرت جبرئیل علیہ السلام مسجد حرام (بیت اللہ) سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) پہنچے

وقدمتک جمیع الانبیاء بھا والرسل تقدیم مخدوم علے خدم (نشر الطیب صفحہ ۱۰۲)

اور آپ کو مسجد بیت المقدس میں تمام انبیاء و رسل نے اپنا امام و پیشوا بنایا جس طرح مخدوم خادموں کا امام و پیشوا ہوتا ہے بیت المقدس میں حضور پاکؐ نے جتنے بھی نبی مبعوث ہوئے سب کو نماز پڑھائی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کے فرائض انجام دیئے۔

اس کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ سیر ملکوت کی طرف تشریف لے گئے ہر ہر آسمان پر صاحب مقام انبیاء علیہم السلام کے شرف زیارت سے مشرف ہوئے وہاں کے عجائبات کثیرہ دیکھے تمام منزلیں طے کر کے سدرۃ المنتہیٰ پہنچے اس سے آگے جانے کی کسی ملائکہ مقرب کو اجازت نہیں۔

کائنات کو اس طرح دیکھا کہ کوئی چیز نگاہوں سے اوجھل نہ رہی۔ ازل و ابد دونوں زمانوں کا فاصلہ تعین سے آزاد ہو کر معدوم ہو گیا۔

فکان قاب قوسین او ادنٰی ہ

تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو کمانی کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔

فاوحٰی الٰی عبدہٖ ما اوحٰی ہ

اب وحی فرمائی اپنے بندوں کو جو وحی فرمائی

ما کذب الفؤاد ما راٰی ہ

دل نے دیکھی ہوئی چیز میں کوئی غلطی نہیں کی۔

تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو۔

ولقد راٰہ نزلۃ اخرٰی

انہوں نے تو اس فرشتہ کو ایک اور مرتبہ اصل صورت میں دیکھا ہے

عند سدرۃ المنتہٰی

سدرۃ المنتہیٰ کے پاس

عندھا جنۃ الماوٰی

اس کے قریب جنت الماویٰ ہے۔

آیت نمبر ۱۲ مشرکین سے خطاب ہے جو شب معراج کے واقعات کا انکار کرتے ہیں اور آپس میں جھگڑتے ہیں۔

آیت نمبر ۱۳ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو پہلی بار اس سے قبل بھی اس جگہ اصل صورت میں دیکھا ہے جس کا تذکرہ

وھو بالافق الاعلٰی (سورۃ والنجم)

اور وہ آسمان بریں کے سب سے بلند کنارہ پر تھے میں مذکور ہے۔ دوسری جگہ ارشاد ہے۔ ولقد راٰہ بالافق المبین بے شک انہوں نے اسے روشن کنارہ پر دیکھا۔ (سورۃ تکویر)

اکثر علماء و مفسرین کے نزدیک اس کے معنی ہیں کہ اپنے بندہ خاص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے خوب بات چیت ہوئی۔

حضرت جعفر صادقؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کو وحی فرمائی بے درمیان (براہ راست) بے واسطہ تھی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان کوئی واسطہ نہ تھا۔ یہ خدا اور رسولؐ کے درمیان کے اسرار ہیں جن بیان کے سوا کسی کو اطلاع نہیں

علمائے امت نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس راز کو تمام خلق سے مخفی رکھا اور بیان نہ فرمایا کہ اپنے حبیب کو کیا وحی فرمائی۔ محب اور محبوب کے درمیان ایسے راز ہوتے ہیں

باقی صفحہ ۳۰ پر

معراج
حضور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک تاریخی معجزہ

سبحان الذی اسری بعبدہٖ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

پاک ذات ہے جو لے گیا اپنے بندہ کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔

تاریخ اسلام میں وہ رات بھی ایک عجیب شان رکھتی ہے جس کو شب معراج کہتے ہیں۔ یہی وہ شب ہے کہ جس میں سردار دو عالم، فخر کائنات کو خلاق کی طرف سے وہ مرتبہ حاصل ہوا۔ جس کی نظیر انبیاء و رسل میں بھی نہیں مل سکتی۔ یعنی ایک ہی شب میں آپ کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور مسجد اقصیٰ سے ساتوں آسمان تک سیر کرائی گئی اور تمام عجائبات ارضی و سماوی کا آپ نے مشاہدہ فرمایا

تمام علماء اسلام اس پر متفق ہیں کہ آپ کو یہ شرف، جسم اطہر کے ساتھ نصیب ہوا۔ اور آپ نے جو کچھ دیکھا وہ سب بحالت بیداری میں دیکھا۔ لیکن علماء نے سیر نے اسراء و معراج کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔

آپ کا اسی جسم اطہر کے ساتھ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک تشریف لے جانا اسراء کہلاتا ہے۔ اسی کا ذکر قرآن عزیز کی مذکورہ بالا آیت میں کیا گیا ہے۔

مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) سے آسمانوں تک جانا اور تمام عجائبات سماوی کا ملاحظہ فرمانا اور پھر قرب ربانی اور رویت باری کے معجزانہ کمالات کو حاصل کرنا معراج کہلاتا ہے

اس کی تفصیلی روایات بخاری و مسلم جیسی احادیث کی صحیح کتابوں میں روایت کی گئی ہیں۔ جن کا درجہ راویوں کی ثقاہت اور روایت کے تسلسل کے اعتبار سے اس حد تک پہنچا ہوا ہے کہ عقل و درایت سے بھی ان کا انکار محال ہے۔

صحیح حدیث میں معراج کے واقعے کی جو تفصیل بیان کی گئی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شب نبی کریمؐ کی خوابگاہ (حدیث میں ابتداء واقعہ معراج کو کسی راوی نے ام ہانی کے مکان سے بتایا ہے اور کسی نے خود بیت رسولؐ سے اور کسی نے حرم سے، حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے فتح الباری میں ان سب کو اس طرح جمع کیا ہے کہ ام ہانی ابوطالب کی بیٹی ہیں واقعہ ان ہی کے مکان سے شروع ہوا اور رسول اللہؐ نے اس کو بیتی (اپنا گھر) فرمایا ہے اور ام ہانی کے مکان سے اول آپ کو حرم لایا گیا اور وہاں سے پھر مسجد اقصیٰ کی طرف روانگی ہوئی اس لئے بعض راویوں نے ابتدائی حصہ کو حذف کر کے مسجد حرام سے واقعہ شروع کیا ہے۔ اس طرح سب الفاظ حدیث متفق ہو جاتے ہیں) میں جبرائیل امین جنت سے ایک سواری لے کر حاضر ہوئے۔ جس کو براق کہتے ہیں جبرئیل نے آپ کو بیدار کیا اور عرض کیا کہ خدائے قدوس نے آج آپؐ کو وہ شرف بخشا ہے جو اس سے پہلے کسی نبی و پیغمبر کو عطا نہیں ہوا آپ میرے ساتھ تشریف لے چلیں، آپ جبرئیل کے ساتھ براق پر سوار ہو کر پہلے بیت المقدس پہنچے وہاں مسجد اقصیٰ میں نماز ادا کی اور تمام انبیاء و رسل کی جو پہلے سے وہاں تشریف فرما تھے امامت فرمائی اور وہاں سے آسمانوں کی سیر کے لئے تشریف لے گئے ساتوں آسمان، جنت و دوزخ اور ملاء اعلیٰ کی سیاحت فرمائی اور پھر وہاں بھی جدا جدا انبیاء و سابقین سے ملاقات فرمائی اس کے بعد قرب الٰہی کا وہ درجہ نصیب ہوا جس کا ذکر قلم و زبان سے محال ہے بلکہ عقل و دماغ بھی اس کے تصور سے عاجز ہے۔ اس کو تو خدا اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے معراج روحانی و جسمانی کے اس عظیم الشان اور محیر العقول شرف سے مشرف ہو کر آپ واپس ہوئے تو سونے والوں نے آپ کو صبح اسی بستر پر پایا جہاں ابتداء شب میں آپ کو خواب راحت میں دیکھا تھا۔

صبح کو نماز سے فارغ ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معجزانہ واقعہ کا صحابہ رضی اللہ عنہم سے ذکر فرمایا سب سے پہلا وہ شخص جس نے آپ کے ارشاد کی تصدیق کی۔ انتہائی جوش اور عقیدت کے ساتھ کی ابوبکرؓ بن قحافہ تھے اور اور اسی صلہ میں دربار رسالت سے صدیقیت کا وہ مرتبہ عالی پایا کہ امت مرحومہ میں صدیق ان ہی کی ذات گرامی کا طغرائے امتیاز ہے۔

مشرکین مکہ کو بھی شدہ شدہ اس قصہ کا حال معلوم ہوا ابوجہل جیسے متمرد ناحق کوش بہت سے مسجد میں جمع ہو گئے اور اس واقعہ پر پھبتیاں کسنی شروع کر دیں۔ ابوجہل نے صدیق اکبرؓ کو مخاطب کر کے کہا کہ "ابوبکر تم اس معاملہ کی تصدیق کے لئے تیار ہو؟ آپ نے فرمایا کہ میں تو اس سے بھی زیادہ عجیب بات پر ایمان رکھتا ہوں کہ اس نبی کے پاس صبح و شام خدا کے پاک سے وحی آتی ہے اور آسمان و زمین کے درمیان وحی کا سلسلہ جاری ہے۔ بعض مشرکین نے امتحان کے طور پر اپنے ان قافلوں کا حال معلوم کیا۔ جو شام سے مدینہ واپس آ رہے تھے آپ نے دو قافلوں کا حال بیان کیا اور فرمایا کہ فلاں قافلہ اس مقام میں فروکش ہے اور دوسرے قافلے کا ایک اونٹ گم ہو گیا ہے فلاں فلاں شخص اس کی تلاش میں مصروف تھے اور وہ اونٹ فلاں مقام پر موجود ہے۔

بعض نے بیت المقدس کے حالات دریافت کئے اور وہاں کے مخصوص مقامات کے پتے معلوم کئے آپ نے سب باتوں کے جواب تسلی بخش دیئے

جب مشرکین اس میں ناکام رہے تو مسجد اقصیٰ کی بعض ایسی چیزیں دریافت کیں جن کو آنکھوں سے دیکھنے والا بھی عموماً یاد نہیں رکھتا۔ مثلاً مسجد کی چھت میں کتنی کڑیاں ہیں اور دیواروں میں طاق کس قدر ہیں مگر دشمنان حق کی تذلیل اور پیغمبر اسلام کے احقاق حق کے لئے رب قدیر نے بیت المقدس کو

آپ کے سامنے کر دیا اور آپ نے ہر چیز کو دیکھ دیکھ کر صحیح صحیح پتہ بتا دیا۔

یہ سوالات اس لئے کئے گئے کہ مشرکین مکہ خوب واقف تھے، کہ پیغمبر اسلام نے نہ کبھی بیت المقدس کو دیکھا ہے نہ اس سرزمین کے راستوں اور مقامات کی تفصیل سے واقف ہیں۔

جب آپ کی زبان مبارک سے یہ معجزانہ جواب سنے تو جوش حسد وعداوت نے بجائے قبول واقرار کے اس پر آمادہ کیا کہ آزمائش کی تصدیق کے لئے ابھی ہم کو اپنے آنے والے قافلوں کا انتظار کرنا چاہیئے۔

آخر قافلے بھی آ پہنچے اور مشرکین مکہ نے آہستہ آہستہ ان سے معاملات کی تصدیق بھی کر لی جب انکار کے لئے کوئی گنجائش باقی نہ رہی تو اب اس کے سوا کوئی راہ باقی نہیں تھی کہ آپ پر ساحر ہونے کا الزام لگائیں۔

افسوس کہ آج بعض مسلمان بھی اس معجزانہ واقعہ کو مسخ کرنے کے درپے ہیں کہ اس واقعہ کو اس کے اصلی خط وخال میں قبول کر لینے سے کہیں ان پر عجائب پرست ہونے کا الزام نہ آئے یا مذہب سے آزاد جماعت ان کو روشن خیال طبقہ کی فہرست سے خارج نہ کر دے۔

لیکن یہ عجیب وغریب واقعہ روایت ودرایت کے اعتبار سے ناقابل انکار نہیں ہے خود قرآن کریم کا اس واقعہ کے متعلق یہ فرمانا وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس ط اس بات کی روشن شہادت ہے کہ یہ واقعہ اپنی خصوصیات میں ایسا عجیب وغریب ہے جو سننے والوں کے لئے قبول وانکار میں ایک سخت آزمائش وامتحان کا باعث ہے اور اگر اس کی حقیقت صرف ایک خواب یا روحانی ترقی ہی کی ہوتی تو اس میں کوئی ایسی حیرت کی بات نہ تھی اور نہ یہ واقعہ موافقین ومخالفین کے درمیان حق وباطل کا معیار قرار پاتا۔ اس لئے کہ خواب میں ایسے واقعات کا پیش آجانا کوئی ایسی عجیب بات نہ تھی کہ جس کی تصدیق وتکذیب میں وہ معرکہ بپا ہوا جس کی وجہ سے کفر وانکار اور ایمان وتصدیق کی دو جدا بنیادیں قائم ہو گئیں۔

اس کے علاوہ آپ کے راستے کے وہ تمام حالات بیان کرنا جس کے ایک ایک حرف اور ایک ایک جز کی تصدیق خود آنے والے قافلوں نے کی اور باوجود آپ سے انتہائی مخالفت وعداوت کے اصل حقیقت کا انکار نہ کر سکے مشرکین کا بیت المقدس کے مختلف مقامات کے متعلق حالات دریافت کرنا اور آپ کا ہر ایک سوال کے متعلق شافی جواب دینا یہ امور ان کی ناقابل تردید شہادت ہیں کہ یہ واقعہ آپ کی پیغمبرانہ زندگی کے انہیں معجزات باہرہ میں سے ہے کہ جن کا انکار تعلیم القرآن کو خیرباد کہے اور ناقابل انکار روایت ودرایت کو ٹھکرائے بغیر قطعاً ناممکن ہے

رہا یہ امر کہ قرآن عزیز نے اس کو "رویا" سے تعبیر کیا ہے جس کے معنی خوابوں کے ہیں بس یہی ایک مغالطہ ہے جس کی حقیقت سمجھے بغیر "بمصداق "تا ثریا میرود دیوار کج" غلط عقیدہ کی بنیاد قائم کر لی گئی ہے۔ حقیقت امر یہ ہے کہ جو واقعہ عالم غیب میں مشاہدہ کیا جائے اور عام نگاہیں اس کو دیکھنے سے قاصر ہوں (خواہ نبی اور رسول اس کو بیداری ہی میں کیوں نہ دیکھے۔ ایسے رویا سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

"رویا" سے بہتر اور کوئی مفرد لفظ اس حقیقت کے اظہار کے لئے موزوں نہیں۔ اس لئے کہ وہ خاص مشاہدہ جو عالم غیب میں بحالت بیداری آنکھوں سے کیا جائے دنیا کے عام مشاہدوں سے جدا ایک کیفیت خاص رکھتا ہے عربی شاعر متنبی نے بھی اپنے قصیدہ میں معشوق کی چشم بیدار دیکھنے والوں کو عام مشاہدہ کرنے والوں سے ممتاز ظاہر کرنے کے لئے "رویا" ہی سے تعبیر کیا ہے۔

پس قرآن عزیز نے بھی اس حقیقت کو واضح اور ظاہر کرنے کے لئے رویا کا استعمال کیا جو عالم مشاہدہ اور عالم خواب سے جدا عالم غیب کی روایت کو ادا کر رہا ہے اسی لئے حضرت شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی قدس سرہ العزیز وغیرہ نے بھی اردو ترجمہ قرآن میں دکھلاوا کیا ہے جو عالم غیب کے مشاہدہ کی مجموعی حالت کو اس طرح ادا کرتا ہے کہ اردو میں مفرد لفظ میں اس سے بہتر تعبیر مشکل ہے

نماز

ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا ط (نساء)

(ترجمہ) یقیناً نماز مسلمانوں پر فرض ہے اور وقت کے ساتھ محدود ہے۔

معراج کی پرعظمت خصوصیات میں ایک عظیم الشان خصوصیت یہ ہے کہ بارگاہ الٰہی سے امت مرحومہ کو نور یعنی نماز کا تحفہ عطا ہوا اسی لئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان وحی ترجمان نے نماز کو معراج المؤمنین کا لقب دیا۔ خدا کا محبوب جب قرب الٰہی کے تمام مراتب طے فرما کر غایت قصویٰ کی اس بلندی پر پہنچا جس کو قرآن عزیز نے ما کذب الفواد ما رای سے تعبیر کیا ہے تو ذوالجلال رب حق نے ارشاد فرمایا" کہ تمہاری امت پر شب وروز میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔

محبوب رب العالمین سفر معراج سے واپس ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ امت کے لئے کیا تحفہ ملا آپ نے فرمایا "پچاس نمازیں" حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا مجھے اپنی امت کا کافی تجربہ ہے انہوں نے خدا کی مقرر کردہ عبادت کو پورا نہ کیا آپ کی امت بنی اسرائیل کے مقابلے میں کمزور ہے وہ اس کو برداشت نہ کر سکے گی۔ آپ واپس جائیے اور درگاہ الٰہی میں کمی کی درخواست کیجئے آپ واپس تشریف لے گئے اور عرض ومعروض کی تو حکم ملا کہ پانچ کم کر دی گئیں۔ آپ دوبارہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آئے انہوں نے پھر واپس کیا اور اسی طرح متعدد بار پانچ پانچ نمازیں کم ہوتی رہیں حتیٰ کہ پانچ نمازیں رہ گئیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر کمی کے لئے فرمایا اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب مجھ کو حیا آتی ہے اب اس کے لئے گذارش نہیں کروں گا۔

محبوب رب العالمین کے اس جواب پر دربار الٰہی سے وحی آئی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں طے شدہ بات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ یہ پانچ نمازیں تمہاری امت

باقی ص ۳۰ پر

حقیقت یا افسانہ

موت سے جنگ

راشد منیر خواجہ ملتان

حسب معمول آج بھی وہ گورنمنٹ کالج روڈ پر واقع ایک سٹریٹ کے مین کارڈن میں داخل ہوا۔ اس نے سر پہ ہیٹ پہن رکھا تھا اور پیروں میں لانگ شوز۔ چہرے پہ موجود سیاہ چشمہ اس کی شخصیت کو مزید پر اسرار بنا رہا تھا۔ کارڈن میں داخل ہوتے ہی بہت سی نظریں اس کی جانب اٹھ گئیں۔

جابجا بنچ رکھے تھے جو سب کے سب پر تھے، بنچوں کے علاوہ بہت سے لڑکوں نے گھاس پر اپنی محفلیں جمائی ہوئی تھیں مگر نووارد کو ان سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ اس کی نگاہیں تیزی سے کچھ تلاش کر رہی تھیں۔

وہ روزانہ ہی یہاں آیا کرتا تھا مگر ناکام لوٹتا تھا۔ آج بھی وہ بہت بددلی سے یہ سب کر رہا تھا۔ مگر آج اسے کامیابی حاصل ہو ہی گئی۔ دور بنچ پر ایک لڑکا اپنے سر کو گھٹنوں پر رکھے دنیا و مافیہا سے بے خبر بیٹھا تھا۔ یہی اس کی نظروں کی منزل تھی۔

نووارد آہستہ آہستہ چلتا ہوا لڑکے کے قریب پہنچا اور اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ لڑکے نے اطمینان سے اپنا سر اٹھایا، اسے بالکل بھی حیرت نہیں ہوئی تھی۔ نووارد بھی بغیر کچھ کہے اس کے پاس ہی بیٹھ گیا۔

"میرا نام مائیکل ہے"۔ نووارد نے کہا۔

"تو میں کیا کروں" لڑکا اکھڑ لہجے میں بولا۔

"مجھے معلوم ہے تم آجکل مالی مشکلات سے دوچار ہو"

"مگر تم کیسے جانتے ہو؟" اس مرتبہ لڑکا ضرور حیران رہ گیا تھا۔

"سب معلوم ہو جائے گا۔ تم بس میرے ساتھ چلو۔ اٹھو، شاباش! یوں سمجھو کہ خدا نے میرے ذریعے خودبخود تمہارا مسئلہ حل کر دیا ہے"۔ مائیکل زبردستی لڑکے کو اپنے ساتھ لے کر پارک سے باہر نکل آیا۔

"تم نے اپنا نام نہیں بتایا"۔ مائیکل نے سوال کیا۔

"سرور" لڑکے نے مختصر جواب دیا۔

اتنی دیر میں وہ ایک خوبصورت سی سرخ گاڑی کے قریب پہنچ چکے تھے۔

"اس میں بیٹھو" مائیکل نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

سرور جھجکتے ہوئے اس میں بیٹھ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا دنیا میں ایسا بھی ہوتا ہے؟

سرور کا باپ عرصہ ہوا مر چکا تھا۔ ماں برتن مانجھ مانجھ کر اب بوڑھی ہو چکی تھی، سرور کا اس کالج میں آخری سال تھا۔ اس کے بعد اسے کہیں نہ کہیں نوکری ملنے کی امید تھی، مگر ماں کی طبیعت چند دنوں سے سخت خراب تھی۔ ڈاکٹر نے اسے جو دوائیاں لکھ کر دی تھیں وہ ایک ہزار روپے تک کی تھیں اور انہیں جلد از جلد فراہم کرنا تھا۔ سرور انہی سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا کہ مائیکل نے آ کر اسے نئی راہ دکھائی تھی۔ شہر میں ان کا کوئی عزیز تھا نہ رشتہ دار کسی جانب سے مدد کی کوئی امید نہ تھی۔ سرور سوچ رہا تھا، اب کیا ہو گا!

مگر اجنبی جو اپنا نام مائیکل بتا رہا تھا، اس کے لئے فرشتہ بن کر نمودار ہوا تھا۔ اور اب اس کی تمام تر سوچیں مائیکل کی شخصیت کا اندرونی خاکہ تیار کرنے میں مصروف تھیں۔

"اب بتاؤ تمہیں کیا پریشانی ہے"۔ مائیکل کی آواز نے اسے چونکا دیا۔

اس نے سب کچھ حرف بہ حرف بتا دیا۔ جسے سن کر مائیکل کے چہرے پر خوشی کی ایک لہر آئی مگر سرور اسے نہ دیکھ سکا۔

"مجھے تم اپنا دوست سمجھو۔ میں تمہیں اپنے باس سے ملاؤں گا اور تمہیں ابھی پیسے مل جائیں گے"۔ مائیکل نے کہا!

"مگر مجھے کرنا کیا ہوگا؟" سرور ابھی تک الجھن میں تھا۔ مائیکل نے کوئی جواب نہ دیا۔

"اب ہم کہاں جا رہے ہیں؟" سرور پھر مائیکل سے مخاطب ہوا۔

"ہم ایبٹ روڈ جا رہے ہیں باس کے پاس۔" مائیکل نے جواب دیا۔

تقریباً دس منٹ کے سفر کے بعد ان کی کار ایک چھوٹی سی ایک منزلہ عمارت کے سامنے جا کر رکی۔ باہر سبز رنگ کا دروازہ تھا اور اس پر "مہر فیروز احمد" کی تختی لگی تھی۔ ہارن کرنے پر دروازہ کھلا اور جب وہ اندر پہنچے تو بند ہو گیا۔

"آؤ میرے ساتھ۔" مائیکل سرور سے مخاطب تھا۔

سرور خاموشی سے اس کے پیچھے ہو لیا۔ دو کمروں سے گزر کر وہ ایک نسبتاً چھوٹے کمرے میں داخل ہوئے۔ سرور کمرے کی سجاوٹ اور سجانے والے کی سلیقہ مندی دیکھ کر حیران رہ گیا۔ سرور کو بیٹھنے کا اشارہ کر کے مائیکل ایک طرف ہو کر کھڑا ہو گیا۔ اسی وقت دروازہ کھلا اور ایک نقاب پوش اندر داخل ہوا۔

"ہاں! تو تم سرور ہو اور تمہیں نوکری چاہیے!" نقاب پوش نے جو غالباً باس تھا، نقاب سے جھانکتی آنکھوں سے سرور کا بغور معائنہ کرتے ہوئے کہا: ٹھیک ہے! یوں سمجھو کہ تم ابھی سے ڈیوٹی پر ہو۔"

"جانی! اسے دو ہزار ایڈوانس دے دو۔" باس نے دائیں پردے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا!

جھٹ سے ایک پھرتیلا سا لڑکا پردے کے پیچھے سے نمودار ہوا اور اس نے دس دس کے نوٹوں کی دو گڈیاں سرور کے ہاتھ میں تھما دیں، "مگر مجھے کیا کرنا ہوگا؟" سرور کبھی آنکھیں پھاڑے باس کو دیکھتا اور کبھی ان روپوں کو جو اس کی گود میں پڑے تھے۔ "کچھ بھی نہیں بس یہ کار جس میں ابھی آئے ہو، ایبروڈ پر "سنجوق بلڈنگ" کے سامنے کھڑی کر دینا اور بس تمہارا کام ختم۔" یہ تو کوئی کام نہیں۔ چلو میں تیار ہوں! ابھی یہ کام ہو جائے گا۔" سرور بولا۔

"ٹھیک ہے مائیکل تم اسے لے جاؤ اور سنجوق بلڈنگ تک چھوڑ کر واپس آ جاؤ۔" باس نے مائیکل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو کہ انتہائی مؤدبانہ انداز سے کھڑا زمین کو گھور رہا تھا۔

"اوکے باس!" مائیکل نے سر ہلا کر کہا! چلو سرور! اٹھو!" سرور مائیکل کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا اس کار تک پہنچا اور پھر ڈرائیونگ سیٹ سرور نے سنبھالی اور مائیکل اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔ عمارت سے نکل کر وہ مائیکل کے بتائے ہوئے راستوں پر کار دوڑانے لگا۔ اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ دو اور کاریں مختلف فاصلوں سے اس کا تعاقب کر رہی ہیں ان میں سے ایک کو جانی اور دوسری کو ایک پولیس انسپکٹر چلا رہا تھا۔

"مائیکل یہ تو بتاؤ کہ اس کار میں کیا خاص بات ہے؟" سرور نے معصومیت سے پوچھا۔

"ٹائم بم" "اوہ تمہیں کچھ نہیں کچھ نہیں" مائیکل پہلے تو راز فاش کر بیٹھا اور پھر بوکھلا گیا۔

"کیا۔ میں سمجھا نہیں؟" سرور نے پریشان ہو کر کہا:

"بھئی کہا نا کوئی خاص بات نہیں۔ بس ویسے ہی۔" مائیکل نے انکار کیا۔

سرور پریشان ہو گیا تھا، اور اب مسلسل یہاں سے نکلنے کی ترکیبیں سوچ رہا تھا کہ اگر واقعی اس میں ٹائم بم فٹ ہے تو یہ کار بھی انتہائی خطرناک ہتھیار بن چکی ہے اور کئی جانیں لے سکتی ہے۔ مگر وہ کسی بھی نتیجے پر نہیں پہنچ پا رہا تھا۔

"سرور دائیں موڑو اور تیسری بلڈنگ کے پاس گاڑی روک کر مجھے اتار دو!" مائیکل نے اسے چونکا دیا۔ "اور ہاں! اسی لائن میں ساتویں بلڈنگ سے "سنجوق بلڈنگ" لکھا ہوگا، وہاں گاڑی کھڑی کر کے تم واپس یہیں آ جانا۔ پھر ہمیں تین گھنٹے تک کسی نتیجے کا انتظار کرنا ہوگا۔"

سرور نے مائیکل کو اتارا اور خود بھی گاڑی کو سنجوق بلڈنگ کے سامنے کھڑی کر کے پیدل چلنے لگا۔

اچانک اس کے ذہن میں مائیکل کے الفاظ گونجنے لگے ____ "ہمیں تین گھنٹے تک کسی نہ کسی نتیجے کا انتظار کرنا ہوگا۔"

"تو کیا تین گھنٹے بعد بم پھٹ جائے گا!" سرور نے سوچا اور پھر بھاگ کھڑا ہوا۔ بے اختیار اس کی نظر گھڑی کی طرف گئی، اس کے اندازے کے مطابق اب دو گھنٹے اور بیس منٹ باقی رہ گئے تھے۔

وہ دوڑتا ہوا ایک قریبی تھانے میں پہنچا اور ایس ایچ او کو تمام حالات سے آگاہ کیا۔

"مگر سرور میاں! اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ آپ ہم سے جھوٹ نہیں بول رہے۔" ایس ایچ او صاحب کا لہجہ طنزیہ تھا۔

"یہ تو آپ کو یقین کرنا ہی پڑے گا۔" سرور نے اطمینان سے کہا:

مگر ایس ایچ او صاحب اس بات پر بگڑ گئے۔

"جناب اگر ہم اسی طرح سب کی باتوں پر یقین کرنے لگیں تو پھر ہم اپنے کام کر چکے۔ اس لئے براہ مہربانی آپ جائیں ہم خود ہی دیکھ لیں گے۔"

وہاں سے مایوس ہو کر سرور تھانے کے باہر آیا، مگر جونہی وہ باہر نکلا ایک فولادی ہاتھ نے اس کی گردن مضبوطی سے پکڑ لی۔ سرور نے مڑ کر دیکھا۔ وہ جانی تھا۔

سرور اگر کچھ دیر اسی طرح رہتا تو یقیناً اس کا دم گھٹ جاتا۔ اس نے اپنی کہنی جانی کے پیٹ میں ماری اور وہ اسے چھوڑ کر پیٹ پکڑے دور ہو گیا۔ پے در پے وار کر کے سرور نے جانی کو نیچے گرا دیا اور پھر اس کی جیب سے پستول نکال کر پہلے اس کے دستے سے جانی کو بے ہوش کیا اور پھر بھاگا۔

اس نے گھڑی کی طرف دیکھا، ایک گھنٹہ باقی تھا، وہ فوراً ایک قریبی دکان میں داخل ہوا اور ان سے ٹیلی فون کی اجازت مانگی، مگر انھوں نے معذرت ظاہر کی۔

موقع کی نزاکت کو سرور سے زیادہ کوئی نہیں جانتا تھا۔ ان سب کی زندگیاں خطرے میں تھیں، مگر سرور کسی کو بتا بھی تو نہیں سکتا تھا، ورنہ اس کا منصوبہ دھرا کا دھرا رہ جاتا۔

وہ بھاگتا رہا اور تقریباً نصف میل کے سفر کے بعد

اسے ایک پبلک کال آفس نظر آیا، اس نے فوراً کسی کے نمبر ڈائل کیے اور مختصر بات چیت کے بعد خدا حافظ کہہ کر فون رکھ دیا۔ اس نے گھڑی کی طرف دیکھا۔

صرف پندرہ منٹ باقی تھے۔ مگر اب وہ مطمئن تھا۔ وہ اپنا فرض نبھا چکا تھا، اس لئے وہ اس کوٹھی کی طرف چل دیا جہاں مائیکل نے اسے پہنچنے کے لئے کہا تھا۔ جونہی وہ وہاں پہنچا اس نے گھڑی پر دوبارہ نظر ڈالی۔ صرف ایک منٹ باقی تھا، اس نے بے اختیار کانوں پر ہاتھ رکھ لئے اور کافی دیر تک اسی طرح کھڑا رہا مگر کوئی دھماکہ نہ ہوا۔

پھر وہ اندر داخل ہوا۔ مائیکل پہلے ہی منتظر بیٹھا تھا اندر داخل ہوتے ہی اس نے سرور کو دبوچ لیا "پہلے ہی وار میں تم نے پرپرزے دکھانے شروع کر دیئے ہیں۔ کہاں تھے تم؟" مائیکل چلّایا۔

مگر سرور کے جواب دینے سے پہلے ہی باہر پولیس کی گاڑیوں کے سائرن سنائی دیئے، مائیکل اسے چھوڑ کر بھاگنے لگا مگر اس نے اپنا پاؤں آگے رکھ دیا اور مائیکل منہ کے بل نیچے گرا۔ اسی لمحے ایک کانسٹیبل اندر داخل ہوا اور اس نے مائیکل کو قابو کر لیا۔ مائیکل کو ساتھ لے کر پولیس نے ہیڈ کوارٹر پر چھاپہ مارا جہاں باس کو گرفتار کر لیا گیا اور باقی تمام لوگ بھی پکڑے گئے۔ جانی کو سرور کی نشاندہی پر پہلے ہی گرفتار کیا جا چکا تھا۔ اس طرح باس کا کھیل ختم ہوا، مگر وہ ذرہ برابر بھی پریشان نہیں تھا اور مسلسل چلا رہا تھا کہ "تم مجھے کبھی گرفتار نہیں کر سکتے۔"

اسی لمحے ڈی آئی جی صاحب کی گاڑی نمودار ہوئی انھوں نے تمام سپاہیوں کو داد دی۔ مگر سرور انھیں کہیں نظر نہ آیا۔

"بھئی اصل ہیرو کہاں ہے؟" انھوں نے سپاہیوں سے مخاطب ہو کر سوال کیا۔

مگر کسی کو کچھ معلوم نہ تھا۔ چنانچہ سب ڈی آئی جی صاحب سمیت یہ قافلہ ڈی آئی جی صاحب کے دفتر پہنچا جہاں باس اور اس کے ساتھیوں کو ہتھکڑیاں پہنا کر حوالات میں ڈال دیا گیا۔

ادھر سرور بھاگتا ہوا اپنی ماں کے پاس پہنچا جو اس کے انتظار میں گھڑیاں گن رہی تھی۔ سرور کو دیکھتے ہی اس کے آنسو نکل آئے۔

"بیٹا میں تمہارا انتظار کر رہی تھی۔ کہاں تھے تم؟ مجھے لگتا ہے میرا آخری وقت آپہنچا ہے، اپنی پیشانی آگے کرو تاکہ میں تمہیں آخری مرتبہ پیار کر لوں۔"

"نہیں ماں نہیں" سرور چیخا۔

سرور کی ماں نے اسے پیار کیا اور چپکے سے اس دنیا کو چھوڑ کر خالق حقیقی سے جا ملی اور سرور کو روتا دھوتا چھوڑ گئی۔

ڈی آئی جی صاحب سمیت کئی اعلیٰ افسران نے سرور کی ماں کے جنازے میں شرکت کی اور اس عظیم ماں کو سلام کیا جس نے سرور جیسے سپوت کو جنم دیا تھا۔

دراصل سرور نے ہر طرف سے مایوس ہو کر ڈی آئی جی صاحب کو فون کیا تھا، جنھوں نے موقع کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے فوری ایکشن لیا جس کے ذریعے نہ صرف بم کو ناکارہ بنا دیا گیا بلکہ تمام مجرموں کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔

ڈی آئی جی صاحب کے کہنے پر سرور اگلے ہی دن ان کے آفس پہنچا۔ باس کا نقاب اٹھایا گیا تو سب حیران رہ گئے، وہ شہر کا معزز شخص فیروز احمد تھا۔ اسی وقت ٹیلیفون کی گھنٹی بجی۔ ڈی آئی جی صاحب نے ریسیور اٹھایا۔ دو تین مرتبہ یس سر۔ یس سر کہنے کے بعد انھوں نے ریسیور رکھ دیا اور فیروز احمد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا:

"آپ ہمارے معزز مہمان تھے، آپ جا سکتے ہیں۔ میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں۔"

فیروز مسکراتا ہوا باہر نکل گیا۔

فیروز دراصل مرتدوں کی مقامی تنظیم کا رہنما تھا جس کا کام نوجوانوں کو اپنی تنظیم میں شامل کرنا اور انھیں مرتد کر کے ایک جھوٹے مدعی نبوت کا پیروکار بنانا تھا۔ اس مقصد کی خاطر مائیکل مالی حالات سے مجبور نوجوانوں کو ڈھونڈ کر لاتا جنھیں کوئی بھی جرم سرزد کرا کر ایک فرضی پولیس افسر کے ذریعے گرفتار کرا دیا جاتا اور پھر انھیں خود ہی رہا کرا لیا جاتا۔ اس طرح اس نوجوان کو تمام عمر دوبارہ پکڑے جانے کے خوف سے ان کا غلام ہونا پڑتا۔ یہ سب باتیں مائیکل نے چند دنوں کے تشدد کے بعد بتائیں۔

سرور کو ان باتوں کا علم ہوا تو اس نے سب سے پہلے ایک ریوالور کا بندوبست کیا اور پھر فیروز احمد کے نئے گھر کا پتہ معلوم کر کے اسے اس وقت گولی مار دی جب وہ کہیں سیر کرنے کے لئے باہر جا رہا تھا۔

اس طرح سرور کو قتل کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا اور عمر قید کی سزا سنائی گئی۔

ماں کی خدمت کر کے جو جنت سرور کو اس دنیا میں ملتی وہ تو نہ مل سکی مگر ایک ملک دشمن اور رسول دشمن کو قتل کر کے اس نے یقیناً خدا کی جنت کے حقداروں میں اپنا نام لکھوا لیا تھا۔

کرامات اولیاء

عبدالعلیم ضیاء ہارون آباد

کرامت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

بعض لڑکے بلا اطلاع کہیں چلے جاتے اور ان کے رشتہ دار پریشان ہوتے حضرت حاجی صاحب کے روبرو جس وقت کسی لڑکے کے چلے جانے کا ذکر آتا تو حضرت اسی وقت دستک دے دیتے اور وہ لڑکا اس وقت جس جگہ بھی ہوتا اس سے آگے نہ بڑھتا وہیں سے واپس اپنے گھر چلا آتا آپ فرمایا کرتے تھے کہ جس وقت فرار کا حال معلوم ہو اسے فوراً بیان کر دیا کریں جس قدر جلدی بیان کر دیا جائے گا۔ اتنا ہی جلدی وہ واپس آ جائے گا۔ اور جس قدر دیر کی جائے گی۔ اتنی ہی دیر سے واپس آئے گا۔

(از کرامات امدادیہ)

کرامت حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رائپوریؒ

حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادیؒ نے ایک مجلس میں یہ واقعہ سنایا کہ حضرت رائپوریؒ ایک دفعہ شجاع آباد تشریف لائے حضرتؒ کے ہمراہ کچھ اور رفقاء بھی تھے میں نے مہمانوں کے اندازہ کے مطابق کھانا پکوایا مگر کھانے کے وقت اور حضرات بھی آ گئے۔ اب مجھے پریشانی لاحق ہوئی کہ کھانا کم اور مہمان زیادہ حضرت پر میری پریشانی منکشف ہو گئی مجھے بلا کر فرمایا کہ فکر نہ کرو۔ اور اپنا رومال دے کر فرمایا کہ کھانے کے برتن کے منہ پر ڈال دو۔ اور بسم اللہ پڑھ کر کھانا تقسیم کرنا شروع کر دو۔ اللہ میاں برکت دیں گے قاضی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا۔ تمام حاضرین کو کھانا کھلا دیا گیا۔ لیکن کھانا پھر بھی بچ گیا۔ (چند عادتی)

کرامات حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ

مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوالی ظلہ فرماتے ہیں کہ حضرت نے ایک دفعہ خلوت میں فرمایا کہ مولوی حبیب اللہ صاحب (حضرت کے صاحبزادے) مدینہ منورہ میں رہتا ہے جب کبھی خط کو دیر ہو جاتی ہے تو اس کی والدہ پریشان ہو جاتی ہے اور مجھ سے پوچھتی ہے کہ اس کا کیا حال ہے تو میں اللہ کے فضل و کرم سے ۵ منٹ میں بتا دیتا ہوں کہ وہ کہاں اور کیا کر رہا ہے

قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ گفتگو میں حضرت نے فرمایا کہ میں اور میاں اللہ کا سوری علیہ اللہ انور ٹانگے میں جا رہے تھے کہ ایک نئی مسجد راہ میں دکھی میں نے دیکھتے ہی کہا کہ اس میناء پر حرام مال لگا ہوا ہے (علماء حق)

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحۃ

ایک دفعہ شاہ جیؒ لاہور میں تقریر فرما رہے تھے تو اچانک بارش شروع ہو گئی بعض لوگ کچھ حرکت کرنے لگے شاہ جیؒ نے والہانہ انداز میں گرج کر فرمایا کہ بیٹھو کوئی متنفس نہ اٹھنے پائے میں تقریر کروں گا اور تم سنو گے بارش ہماری کیا کر سکتی ہے مگر بخاری کی تقریر نہیں رک سکتی خدا کی شان دیکھئے ادھر شاہ جیؒ نے یہ الفاظ فرمائے اور ادھر بارش رک گئی۔

قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ اکثر یہ واقعہ سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ تقریر کرتے ہوئے شجاع آباد میں شاہ جیؒ نے پان مانگا میں نے پان منگوا بھیجا۔ پان لانے والے کو کسی نے کہہ دیا کہ میں پان لاتا ہوں پان آیا تو میں نے شاہ جیؒ کو دے دیا شاہ جیؒ نے پان کو منہ میں ڈالتے ہی جلدی سے کہا کیوں قاضی جی مجھے مارنے کا ارادہ ہے یہ کہہ کر پان میرے ہاتھ پر اگل دیا اور پان کی وجہ سے میرے ہاتھ پر بھی اثر پڑ گیا۔ اور ہاتھ سیاہ ہو گیا بعد میں پتہ چلا کہ پان میں زہر ڈال دیا گیا تھا۔ (علماء حق)

تمنا دردِ دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

ختم نبوت زندہ باد

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

مطب صدیقی

قائم شدہ ۱۹۳۰ء

حکیم ظہور احمد صدیقی ○ رجسٹرڈ کلاس اے ○ فون نمبر ۵۹۹

اوقاتِ مطب ○ جمعۃ المبارک ۹ تا ۱۲ بجے دوپہر ○ موسم گرما ۷ تا ۱۲ — ۵ تا ۸ ○ موسم سرما ۹ تا ۲ — ۵ تا ۷

غرباء، طلباء اور طالبات کے لیے خصوصی رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کریں۔ ملاقات سے پہلے وقت لینا نہ بھولیں ○ باہر اور دور کے رہنے والے ٹکٹ یا لفافہ واپسی ڈاک پتہ لکھ کر "تشخیص فارم" منگا سکتے ہیں فارم پُر کر کے روانہ کرنے سے دوا آپ کے گھر تک پہنچانے کا انتظام موجود ہے۔ ۱: مردوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۲: عورتوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۳: عام امراض کا فارم ۴: بچوں کے امراض کا فارم ○ احباب کے کہنے پر جڑی بوٹیوں کا سٹور قائم کر دیا ہے۔ نادر اور نایاب ادویات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔

صدیقی دواخانہ (رجسٹرڈ) مین بازار حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

قادیانیو! سچے دل سے مسلمان ہو جاؤ اور اپنی دنیا و آخرت ٹھیک کر لو۔

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

دیندار انجمن کے امام کے پیچھے نماز جائز نہیں

س: نیو کراچی ۱۵/ڈی ایریا میں ایک مسجد فلاح دارین نام کی ہے۔ جس میں یسین علی نام کا ایک شخص امامت کرتا ہے اور مسجد کے قریب بلاک نمبر ۱۵ میں رہتا ہے۔ ہم بہت سے لوگ کافی عرصہ سے اس مسجد میں نماز پڑھتے ہیں لیکن اب ہمیں قریب کے رہنے والوں سے معلوم ہوا کہ پیش امام یسین علی قادیانی ہے اور قادیانیوں کی ایک دیندار نام کی جماعت سے اس کا تعلق ہے اور یہ ہندوؤں کا بھی ایجنٹ ہے، ہندو اوتاروں کی بہت تعریف کرتا ہے اس میں کوئی اپنے آپ کو خدا کہتا ہے اور کوئی رسالت کا دعویٰ کرتا ہے خود یسین قادیانی اپنے آپ کو اللہ کا سر کہتا ہے۔ غیر قادیانیوں کو دنیا کا کتا کہتا ہے۔ اس کے پیچھے غیر قادیانیوں کی نماز نہیں ہوتی بظاہر یہ بزرگ، متقی اور پرہیزگار معلوم ہوتا ہے لیکن یہ بہت بڑا مکار، جھوٹا اور غاصب ہے۔

آپ سے یہ معلوم کرنا ہے کہ جو نمازیں ہم نے اس امام کے پیچھے پڑھیں وہ نمازیں مقبول ہوں گی یا دوبارہ پڑھنا پڑیں گی ہمیں ان نمازوں کی صحیح تعداد کا بھی علم نہیں ہے۔ کیونکہ کام کی وجہ سے ہم لوگ اکثر نمازیں شہر کی مساجد میں ادا کرلیتے ہیں، جو لوگ پابندی سے پانچوں وقت کی نماز اسی مسجد میں جماعت سے یا کبھی بغیر جماعت کے پڑھتے تھے ان کو بھی علم نہیں ہے کہ کتنی نمازیں جماعت سے پڑھی ہیں۔

ج: مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس منافق قادیانی کو مسجد سے الگ کردیں اس کے پیچھے جو نمازیں پڑھی گئی ہیں وہ ادا نہیں ہوئیں ان کو دوبارہ پڑھا جائے۔

س: بہت سے لوگ قادیانی یسین کو کئی سال سے مسجد کے نام پر چندہ دیتے تھے اور بہت سے لوگ مسجد اور تبلیغ دونوں کے نام سے چندہ دیتے تھے اور بہت سے لوگ کئی سال سے زکوٰۃ کی رقم مسلمانوں کی تبلیغی جماعت سمجھ کر اسی امام کو دیتے تھے لیکن اب جبکہ انہیں معلوم ہوا کہ یہ قادیانی ہے اور غاصب و دھوکہ باز ہے جو رقم اسے مسجد کے نام پر دی گئی وہ رقم مسجد میں خرچ کرنے کے بجائے اپنی ذات پر اور بدمعاشوں کی سرپرستی پر خرچ کی، اور یہ کہ محلہ کا کوئی سمجھدار باشعور شخص اس مسجد میں قادیانی یسین کی امامت میں نماز نہیں پڑھتا اور نہ ہی کسی قسم کا تعلق رکھتا ہے۔ اب جن لوگوں کو یسین قادیانی کے کرتوتوں کا علم ہوگیا ہے اب انہوں نے چندہ دینا تو بند کردیا ہے لیکن اب تک جو کچھ دیا گیا ہے براہِ مہربانی یہ بتائیں کہ اس کا ثواب ملے گا یا وہ بھی ضائع ہوگیا۔

ج: قادیانیوں کو چندہ جو دیا گیا ہے اس پر کوئی اجر و ثواب نہیں بلکہ الٹا ان لوگوں پر توبہ کرنا واجب ہے۔ جو زکوٰۃ اس کو دی گئی وہ دوبارہ دی جائے۔

ٹی وی نجس العین کیوں؟

سائل: زمان رفیق کراچی

س: علماء فرماتے ہیں کہ ٹی وی دیکھنا جائز نہیں حتیٰ کہ تلاوت بھی۔ آخر کیوں؟ ٹی وی آج کے دور کی ایجاد ہے اگرچہ اس سے شیطانی کام لئے جارہے ہیں۔ مگر اسے اگر تبلیغ و دعوت امور کے لئے استعمال کیا جائے تو یہ بھی جائز نہیں ہوگا۔ اس بارے میں آپ تفصیل سے روشنی ڈالیں۔

ج: اگرچہ ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈر کا بیشتر استعمال بھی غلط ہی ہوتا ہے تاہم یہ استعمال کی غلطی ہے۔ لیکن میرے نزدیک ٹی وی نجس العین اور دورِ جدید کی ’’اُم الخبائث‘‘ ہے۔ اس کا استعمال مطلقاً غیر صحیح ہے۔

مجھے اس سے اتفاق نہیں کہ اس سے دعوت و تبلیغ کا کام بھی لیا جاسکتا ہے، جو لوگ اس خیال کے حامی ہیں وہ شاید دعوت و تبلیغ کی حقیقت اور اس کے مزاج ہی سے واقف نہیں۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اسلامی ممالک خصوصاً پاکستان میں کتنے لوگ ٹی وی دیکھ کر نمازی بن گئے؟ کتنوں نے گناہوں سے توبہ کرلی، اس کے ذریعہ کتنے لوگ کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے اور سونے جاگنے کی سنتوں کے پابند ہوگئے؟ اگر ان تمام سوالوں کا جواب نفی میں ہے تو خود ہی انصاف فرمائیے کہ یہ استدلال اپنے اندر کتنا وزن رکھتا ہے۔ اس ناکارہ کے نزدیک ٹی وی گمراہی کا ذریعہ تو یقیناً ہے کہ ٹی وی پر جاہل بلکہ اجہل قسم کے لوگ دین کی باتیں الٹی سیدھی سکھاتے ہیں، گمراہ، ملحد اور کج رو لوگ علانیہ کھلا کر ٹی وی پر لوگوں کے عقائد خراب کرتے ہیں لیکن اس سے کبھی ہدایت نہیں پھیل سکتی، جیسا کہ تجربہ شاہد ہے۔ سائنسی ایجادات سے نفع اٹھانا جائز ہے بشرطیکہ شرعی حدود کے دائرے میں ہو۔

س: اگر ۷۳ فرقوں میں سے صرف ہمارا فرقہ اہل سنت والجماعت ہی حق پر ہے تو ہمیں یہ نہیں چاہئے کہ ہم بجائے اس کے کہ فرقے کے نام سے پہچان کروا کر دوسرے فرقوں کی راہ ہموار کریں صرف ’’مسلمان‘‘ یا ’’مومن‘‘ ہی کہلانے پر اکتفا کیوں نہ کریں تاکہ دوسرے بد راہ فرقوں کو بھی صریح حق کی طرف بلائیں۔

ج: آپ کی مخلصانہ رائے قابلِ قدر ہے مگر صحیح نہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعتِ حقہ کی تشخیص ہی یہ فرمائی ہے کہ وہ سنت و جماعت پر قائم ہوں گے تو یہ لقب زبانِ نبوی سے ملا، اس کو کیوں اختیار نہ کیا جائے۔ اور پھر اہلِ حق اور اہلِ باطل کے درمیان امتیاز کی کیا صورت ہوگی؟

اس مسئلہ پر ضروری گفتگو میرے رسالہ ’’اختلافِ امت‘‘ میں آچکی ہے اسکو ملاحظہ فرمالیا جائے۔

س: خود لذتی کا کیا گناہ ہے؟ حدیث کے حوالے سے جواب دیں کیوں کہ بہت سے لوگ اس کو گناہ نہیں سمجھتے۔

ج : یہ گناہ کبیرہ ہے، ایک حدیث میں اس پر لعنت آئی ہے اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں۔

داڑھی کا مسئلہ

سائل : فضل الرحمٰن سعودی عرب

س : بغیر داڑھی والے کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں جائز ہے یا نہیں؟ بغیر داڑھی والا اذان دے سکتا ہے یا نہیں جائز ہے یا نہیں؟ یہ دونوں داڑھی صاف کرتے ہیں ان کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ کیا جس کی داڑھی ہو مگر وہ کترا تا ہو یعنی دو انچ یا چار انچ رکھتا ہو، اس کے پیچھے بھی نماز جائز ہے یا نہیں؟

ج : داڑھی منڈانا حرام اور گناہ کبیرہ ہے، ایسا کرنے والا فاسق ہے، اس کی امامت جائز نہیں اور اس کا اذان واقامت کہنا بھی مکروہ تحریمی ہے، داڑھی کم سے کم ایک مشت رکھنا واجب ہے، اگر ایک مشت سے کم ہونے کی صورت میں داڑھی کاٹتا ہے تو اس کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں، داڑھی کے مسئلہ پر میرا مستقل رسالہ ہے اس کو دیکھ لیا جائے۔

س : اگر وضو کے بعد مسوڑھوں سے خون نکل جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

ج : خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

جمعدار کے ساتھ کھانا پینا

سائل : محمد اسحاق خان

س : دفتروں میں عیسائی لوگ بھنگی کا کام کرتے ہیں، کیا ان کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے؟ جہاں یہ لوگ اٹھتے بیٹھتے ہیں تو ہم وہاں بیٹھیں اور ان لوگوں کے کپڑوں کے ساتھ ہمارے کپڑے لگ جائیں تو اس صورت میں ہماری نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

ج : اگر ان کے ہاتھ پاک ہوں تو بوقت ضرورت ان کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے اور ان کے ساتھ کپڑے لگ جانے سے ہمارے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے۔ نماز جائز ہے۔

خدا جانے وہ شخص کون تھا؟ جس نے یہ نظم سنائی

"دھر رگڑا مست قلندر دا"

(محمد حنیف ندیم)

۱۹۵۴ء یا ۱۹۵۵ء کی بات ہے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے اثرات باقی تھے، میں ان دنوں مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم مقام حیات سرگودھا میں زیر تعلیم تھا، مدرسہ کے مہتمم و بانی حضرت مولانا جلیل الرحمٰن صاحب جامع مسجد گول چوک کے خطیب تھے، وہ اکثر و بیشتر عصر اور مغرب کی نماز جامع مسجد گول چوک میں ادا کیا کرتے تھے، کبھی کبھی وہ مجھے بھی اپنے ہمراہ لیجاتے۔ ایک دن میں ان کے ہمراہ گیا۔ نماز عصر کے بعد انھوں نے مجھے کسی کام سے بھیجا۔ گول چوک سے ایک سڑک دمن پورہ کوٹ فرید کی طرف جاتی ہے۔ میں جب اس سڑک سے بلاک ۱۲ کی نکڑ پر پہنچا تو میں نے دیکھا دائرے کی شکل میں لوگوں کا ایک بڑا ہجوم جمع ہے، میں اس خیال سے کہ یہ ہجوم کیوں جمع ہے، دیکھنے کے لئے گیا تو کیا دیکھتا ہوں ایک بزرگ پاؤں تک کا سبز کرتا، سر پر سبز عمامہ ہاتھ میں بہت بڑا سوٹا، جس میں گھنگھرو لگے ہوئے ہیں۔ لے کھڑا ہے، زمین پر سوٹا مارتا ہے، گھنگھرو بجتے ہیں تو وہ اپنی لے میں مست ہو کر یہ نظم سناتا ہے ؎

دھر رگڑا مست قلندر دا

بھن بوتھا مرزے ..... دا

سامعین خوب داد دے رہے ہیں اور عش عش کر رہے ہیں، میں بھی خوب محظوظ ہوا۔ اس اللہ کے بندے نے کسی سے کوئی سوال وغیرہ نہیں کیا اور چلا گیا۔ مجھے اس نظم سے اتنی دلچسپی ہوئی کہ کئی دن تک نظم سننے کے لئے اس "ختم نبوت کے ملنگ" کو تلاش کرتا رہا۔ لیکن مجھے اس کا کہیں نام و نشان نہ ملا۔ میں اس سے یہ نظم لکھوانا چاہتا تھا۔

اس کے بعد ۱۹۶۰ء یا ۱۹۶۱ء کی بات ہے، میں مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں راولپنڈی سے شائع ہونے والے رسالے **الجمعیۃ** کا ایڈیٹر تھا۔ ایک دن سرگودھا سے بذریعہ ٹرین راولپنڈی جا رہا تھا، غالباً ملکوال یا منڈی بہاؤ الدین کے قریب ایک بابا جی گاڑی میں سوار ہوئے اور آتے ہی زوردار انداز میں السلام علیکم کہا سب نے یہی خیال کیا کہ یہ بابا کوئی سوالی ہے۔ خلاف توقع اس نے پہلے ہی کہہ دیا کہ میں آپ سے کوئی سوال نہیں کرتا، میری چند گذارشات سن لیں بس پھر کیا تھا اس نے فتنۂ قادیانیت کے بخیے ادھیڑنے شروع کر دیئے اور تو کسی کو دلچسپی تھی یا نہیں مجھے چونکہ دلچسپی تھی اس لئے اپنی طبیعت کے خلاف جھوم اٹھا اور خوب داد دی، تقریر کے بعد میں نے اس سے مصافحہ اور معانقہ کیا اور پکڑ کر اپنی سیٹ پر بٹھا دیا، جب اس سے بات چیت ہوئی تو اس نے صرف اتنا کہا:

"میں ختم نبوت کا پروانہ اور عطاء اللہ کا مضاکار ہوں"

باقی صفحہ پر

۱۹۳۲ء کی ایک فی البدیہہ پنجابی نظم

بھجن بت مرزے دے مندر دا

۱۹۳۲ء میں مرزا محمود نے اپنے مبلغوں کو حکم دیا کہ تم لوگ ضلع سرگودھا جا کر جہاں جہاں مرزائی ہوں۔ وہاں مسلمانوں کو مناظروں کے چیلنج کرو۔ محمد سلیم اتیلیوری، عبدالرحمن خادم گجراتی اور مبارک احمد پر مشتمل قادیانی وفد براستہ ملک وال میانی پہنچا وہاں اس وقت کوئی مقامی عالم نہیں تھا۔ مولانا ظہور احمد بگوی مرحوم میانی پہنچے اور فرمایا بھیرہ چلو وہاں ہماری بھی جماعت ہے جو ابھی شہر ہے۔ مولانا بگوی مرحوم نے مولانا محمد حسین کولوتارڑوی مرحوم اور حافظ محمد شفیع مرحوم سنکھتری کو بلوایا۔ بھیرہ میں صدق وکذب مرزا، حیات مسیح اور ختم نبوت کے موضوع پر مناظرے ہوئے۔ مرزائیوں کو بری طرح شکست ہوئی مرزائی چودری چودری خوشاب بھیر جو کہ اس کے بعد سرگودھا وہاں سے چک نمبر ۳ جنوبی وہاں سے مٹھہ رانجھا آگے آگے مرزائی پیچھے پیچھے علمائے حق کی جماعت رہی خوشاب سے مولانا محمد شفیع سرگودھوی مرحوم ساتھ ہو گئے۔ سارے سفر میں ساتھ رہے۔ مٹھہ رانجھا سے مرزائی رات ورات بذریعہ کشتی دریا عبور کر کے پنڈی بھٹیاں سے ہوتے ہوئے قادیان دفع ہو گئے مولانا ظہور احمد بگوی مرحوم نے ساری روداد "برق آسمانی بر خرمن قادیانی" کتابی شکل مرتب کر کے شائع کر دی۔ غالباً حزب الانصار بھیرہ سے آج بھی مل سکے گی اس کے بعد مولانا مرحوم نے ان کا تعاقب رنگون تک کیا وہ بھی روداد میں ہے۔ (اگر اس روداد کی فوٹو سٹیٹ بھیرہ کے دوست ہمیں بھیج دیں تو ہم ان کے مشکور ہوں گے لادارہ)

بھیرہ کی شکست کے موقع پر بھیرہ کے ایک فی البدیہہ شاعر سائیں آزاد مرحوم نے پنجابی زبان میں درج ذیل "دھر رگڑا مست قلندر دا" تیار کر کے سنایا پھر طبع بھی کرایا۔ ہم گلی گلی پڑھتے تھے نظم خوب مقبول ہوئی۔ مولانا اللہ وسایا کو میں نے سنایا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ ضرور نوٹ کر کے دفتر بھیجئے۔ تعمیل ارشاد ہے۔ بعینہ درج ہے۔

(مولانا محمد رمضان علوی غفرلہٗ راولپنڈی)

دھر رگڑا مست قلندر دا

تو حمداں لائق پاک احد — نئیں صفت تری دی سرگرحد
تو سمیع، بصیر، علیم، صمد — تو واقف باہر اندر دا

دھر رگڑا مست قلندر دا

یا سید سرور عرب و عجم — صلوٰۃ اللہ تیجے دم بدم
تو ساقی کوثر خیر اُمم — تو فخر گدا سکندر دا

دھر رگڑا مست قلندر دا

سب آل اصحابؓ ازواج نبیؐ — بارہ چودہ کل غوث ولی
ہوئے سب تے فدا می وابلی — میں خادم شیر قلندر دا

دھر رگڑا مست قلندر دا

بھجن بت مرزے دے مندر دا

سن ذکر تو قادیاں والے دا — لاہ گل تھیں کوٹ سیالے دا
بن گیا کرشن گوشالے دا — پڑھ سبق شیطان بھجن دے مندر دا

دھر رگڑا مست قلندر دا

پھر آیا جوش مداری نوں — کڈھ بیٹھا ہور پٹاری نوں
کچھ خلقت کراں ماری نوں — کر دسیا کھیل تیتنٹر بندر دا

دھر رگڑا مست قلندر دا

آ ایہہ ڈورو کھڑکایا — شیطان بھی تدھاں وچ آیا
بنگالی مندر ھنٹ لایا — کم دسیا بجرے بندر دا

دھر رگڑا مست قلندر دا

کرچھندے کل مخلوقاں نے — بند کیتے قفل صندوقاں دے
کر بیٹھا ناز معشوقاں نے — گھت تختہ جیل تے اندر دا

دھڑ رگڑا ....

پھر ابلیس نے آن کے پھیلایا — بن مہدی ہیں کیوں شرمایا
ہو نورالدین[۳] ہیں در آیا — چا بھار کفر دے جیندڑدا

دھڑ رگڑا ....

بیہہ دیکھو میاں کی کرداں ہیں — کس کس دے گاٹے چڑھداں ہیں
نہیں مول کسی تھیں ہرداں ہیں — جد میں نوں ہر سندر دا

دھڑ رگڑا امت قلندر دا

چمک نقشے اپنیاں رولانے — سر چڑھ بیٹھا بھولا نے
منہ وعظ بیان مقبولانے — دل ڈولے دیکھ کلجندڑدا

دھڑ رگڑا ....

جد کرشن مدار امام ہوئے — کئی آ، بے دین غلام ہوئے
پھر ٹیچی[۵] دے الہام ہوئے — کم چھپیا پیر اُڈندڑ دا

دھڑ رگڑا ....

دت ہوری طرف رجوع ہویا — آ حیض نفاس شروع ہویا
پھر وضع حمل موضوع[۶] ہویا — لے لڑکا باہر اندر دا

دھڑ رگڑا ....

ہن دساں "اُنی" پنجاب وچوں — جم بیٹھا آپے آپ وچوں
نہ جمیا ماں تے باپ وچوں — لے کھاور وڈے مندر دا

دھڑ رگڑا ....

سب جد اسلام دی بھن بیٹھا — جد بتر خدا دا بن بیٹھا
شیطان بھی اسنوں من بیٹھا — چڑھ دعوی اپنے پھندر[۸] دا

دھڑ رگڑا ....

ہتھ کفر شرک دے پھڑکے بم — آ کیتس رب دے نال ظلم
بن بیٹھا شاہ مدنی صلعم — باشندہ زگ ستمندر[۹] دا

دھڑ رگڑا امت ....

بیہہ کادیاں دے ٹھاکر دوائے — پیا نبیاں والے دم مارے
ایہہ ٹھگ من ہتھ ناٹک سارے — جد ٹٹ سی ٹھیٹر جندڑدا

دھڑ رگڑا ....

لٹ دولت گھر زرباراں نوں — پیا بخشے جنت یاراں نوں
تک لیو "نبی" دی کاراں نوں — ایہہ ٹھیکیدار سمندر دا

دھڑ رگڑا ....

کدی ایہہ بھی گفت وشنید ہوئی — بیع جنت زرخرید ہوئی
لو رقماں والیو عید ہوئی — کھلا ٹکٹ کراچی بندر دا

دھڑ رگڑا ....

رہی لوڑ نہ پڑھن پڑھاون دی — انج گوڈے پیر بھاون دی
بس رقم لگی بخشاون دی — در کھل گیا چلو چلندر دا

دھڑ رگڑا ....

لا دسو کے جنت لقیاں نے — گھر لٹ لئے کئی سودہائے
ایہہ ہوں کم نبیاں نے — گر سوچو پھس پھندر دا

دھڑ رگڑا ....

تک مکر فریب[۹] شیطان لیے — آزاد محمدی کون پھسے
جو پھس گئے ہیں امکان گھسے — پئے لین سواد چھپنڈر دا

دھڑ رگڑا امت قلندر دا

بھن بت مرزے دے مندر دا

---

۱ مشرق ۲ جس کی اصل نہ ہو ۳ نورالدین بھیروی ۴ مرزے کے فرشتے کا نام

۵ مکروفریب ۶ الہام مرزا ۷ مرزا کے ایک مرید قاضی یار محمد اپنے ٹریکٹ اسلامی قربانی میں لکھا ہے کہ "مرزا صاحب کے ساتھ خدا نے اظہار رجولیت کیا۔"

تاجدار ختم نبوت کا معراج جسمانی اور مرزائے قادیانی

مولانا روح الامین فاضل دیوبند درجہ تخصص جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

صحیح یہ ہے کہ معراج کا واقعہ ہجرت سے ایک سال قبل پیش آیا۔ (قصص القرآن ج ۴ صفحہ ۳۲۹)

ابن عبد البر امام نووی اور عبد الغنی مقدسی اور ان کے علاوہ اکثر محققین کا یہ خیال ہے کہ ۲۷ رجب کو یہ واقعہ پیش آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دار ام ہانی میں تھے کہ رات کے وقت حضرت جبریل امین کو حکم ہوا۔ اے جبریل براق برق رفتار کو لے کر سرور کائنات خاتم الانبیاء والرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر پہنچیں اور انبیاء علیہم السلام کو اطلاع دیجئے کہ وہ بیت المقدس میں جمع ہوں (تفسیر مراغی ج ۱۵ صفحہ)

پس جبریل علیہ السلام براق برق رفتار لے کر حضور علیہ السلام کے پاس آئے اور آکر جگایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ کونسی رات ہے؟ جبریل امین نے عرض کی یا نبی اللہ یہ رات وصل و وصال کی رات ہے، عروج و معراج کی رات ہے۔ پس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ دروازے سے باہر براق انتظار کر رہا تھا اس کا قد دراز گوش سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا جہاں اس کی نگاہ پڑتی تھی وہاں اس کے قدم پڑتے تھے۔ حضور علیہ السلام اس پر سوار ہو گئے جبریل علیہ السلام نے عرض کی اے اللہ کے رسول یہ اپنے راستے سے خود بخود واقف ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ براق نے دم ہلایا۔ فقال جابر یل مه یا براق فو الله ما رکبک مثله (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۴) پس جبریل نے کہا ٹھہر جا اے براق پس خدا کی قسم آپ کی مثال تجھ پر سوار نہیں ہوا۔ راستے میں مختلف مقامات مقدسہ کی سیر کے بعد حضور علیہ السلام بیت المقدس کے دروازے پر تشریف لائے۔ وہاں لم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و رسل علیہم السلام جمع تھے۔

سنا مژدہ جو آدم نے فخر کرکے وہ کہتا تھا
مرا فرزند وہ دیکھو حبیب کبریا آیا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء علیہم السلام سے مصافحہ کیا۔ انبیاء کرام علیہم السلام نے مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح کہا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے وہاں انبیاء علیہم السلام کو نماز پڑھائی۔ اس کے بعد آپ نے مختلف آسمانوں پر مختلف انبیاء کرام سے ملاقاتیں کیں جنت و دوزخ کی سیر کے ساتھ مختلف مقامات کی سیر بھی فرمائی۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۳ صفحہ ۱۲)

اہل سنت کے مسلک کے مطابق حضور علیہ السلام کو معراج جسمانی اور جیتے جاگتے ہوا۔ اور اسی پر جمہور کا اتفاق ہے۔

علامہ ابن کثیر کی تحقیق: والحق انه علیه السلام اسری به یقظة لا مناما (تفسیر ابن کثیر ج ۳ صفحہ ۳)

ترجمہ: حق یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کو معراج جیتے جاگتے بیداری میں ہوا۔

استاذ الشریعة الاسلامیة احمد مصطفی المراغی کی تحقیق: اکثر العلماء علی ان الاسراء کان بالروح والبدن یقظة لا مناما (التفسیر المراغی ج ۱۵ صفحہ ۱)

ترجمہ: اکثر علماء اس پر متفق ہیں کہ حضور علیہ السلام کو معراج جسمانی ہوا۔

والخلاصة ان الذی علیه المعمول عند جمهرة المسلمین انه اسری به علیه السلام یقظة لا مناماً۔

ترجمہ: خلاصہ یہ کہ جمہور مسلمین کا معتمد علیہ قول یہی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج بیداری میں ہوا۔

علامہ فخر الدین رازی کی تحقیق: فالاکثرون من طوائف المسلمین اتفقوا علی انه اسری بجسد رسول الله صلی الله علیه وسلم (تفسیر کبیر ج ۲ صفحہ ۲۶۳)

ترجمہ: مسلمانوں کی اکثر جماعتیں اس پر متفق ہیں کہ حضور علیہ السلام کے جسم اطہر کو ہی معراج نصیب ہوا۔

صاحب الشامل حضرت علامہ محمد احمد مصری کی تحقیق:۔ ولا شک عند من له ذوق سلیم ان هذه الآیات الکریمة تدل علی ان النبی صلی الله علیه وسلم اسری به الی بیت المقدس وانه عرج به الی السموات العلی بجسمه وروحه (الشامل الکامل مصری صفحہ ۱۲)

ترجمہ: بلاشبہ جس کو ذوق سلیم ہے اس کے نزدیک یہ آیات اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور علیہ السلام کو بیت المقدس تک اور وہاں سے آسمانوں تک جسم اور روح دونوں سے معراج حاصل ہوا۔

معراج جسمانی کے دلائل:

(۱) آیت معراج کا سبحان الذی سے شروع ہونا بتاتا ہے کہ واقعہ عجیب سا ہے، ورنہ نیند میں ایسا واقعہ پیش آجانا غیر نبی کے لئے بھی مستبعد نہیں، حضرت امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ نیند میں آپ کو ایک سو مرتبہ خدا تعالیٰ کے انوار ساطعہ کی زیارت ہوئی۔ (مقدمہ نور الایضاح صفحہ)

پس اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس واقعہ کو خواب پر محمول کر لیا جائے تو امام اعظم ابو حنیفہؒ اور حضور کی ذات

گرامی کے درمیان کوئی فرق نہیں رہتا۔

(۲) عبد کا اطلاق جسم اور روح دونوں پر کیا جاتا ہے صرف روح پر عبد کا اطلاق لغت عرب میں موجود نہیں ہے دلائل ملاحظہ ہوں:۔

ارایت الذی ینھی عبدا اذا صلی۔ کیا دیکھا ہے آپ نے اس کو جو روکتا ہے بندے کو جب نماز ادا کرتا ہے

وانہ لما قام عبد اللہ۔ اور بے شک شان یہ ہے کہ جب کھڑا ہوا اللہ کا بندہ۔

(۳) اوقات قلیل اور مقامات بعید تک سیر کرنا جب قرآن میں مذکور ہے اور مستبعد نہیں تو حضور علیہ السلام کیلئے کب مستبعد ہو سکتا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت کے متعلق قرآن مجید میں وارد ہے غدوھا شھر ورواحھا شھر یعنی ہوا سلیمان علیہ السلام کے تخت کو صبح کے وقت بھی ایک مہینے کی مسافت کے برابر اڑا کرلے جاتی اور شام کو بھی اسی طرح سلیمان علیہ السلام نے بنفس نفیس جیسا کہ حضرت مولانا حسین علی صاحب مرحوم کی تحقیق ہے، یا ان کے متبعین میں سے کسی نے آنکھ جھپکنے کی دیر میں بلقیس کے تخت کو سلیمان علیہ السلام کے محل میں لاکر رکھ دیا۔

بہرحال ان واقعات صادقہ سے انکار کرنا کفر ہے پس اگر یہ ممکن الوجود ہیں، تو واقعہ معراج میں بھی شبہ نہیں کیا جا سکتا۔

(۴) براق پر سواری جسم سے ہو سکتی ہے، صرف روح سے نہیں ہو سکتی، براق پر سوار ہونا اور مقامات متعددہ تک پہنچنا بتاتا ہے کہ حضور علیہ السلام کو معراج جسم اور روح دونوں سے ہوا۔

(۵) اس آیت میں اسریٰ کے لفظ کی تصریح سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ ھا یہ واقعہ رات کو پیش آیا ۲ معراج بھی روح مع الجسد ہوئی کیونکہ قرآن پاک میں متعدد مقامات پر اس لفظ کو دہرایا گیا اور جہاں بھی اس لفظ کا ذکر کیا گیا ہے وہاں روح مع الجسد مراد لیا گیا ہے۔

شواہد:۔

سیدنا لوط علیہ السلام کے پاس خدا تعالیٰ کی طرف سے انسانی شکل میں چند فرشتے آتے ہیں اور آکر عرض کرتے ہیں: قالوا یالوط انا رسل ربک لن یصلوا الیک فاسر باھلک بقطع من اللیل (ہود)

ترجمہ: فرشتوں نے کہا: اے لوط ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں، وہ ہرگز آپ تک نہ پہنچ سکیں گے۔ آپ رات کے کسی حصے میں اپنے اہل کو لے کر تشریف لے جائیے۔

(۲) ولقد اوحینا الیٰ موسیٰ ان اسر بعبادی (طٰہٰ)

ترجمہ: بلاشبہ ہم نے موسیٰ کو اطلاع دی کہ میرے بندوں کو لے کر تشریف لے جائیے۔

(۳) واوحینا الیٰ موسیٰ ان اسر بعبادی انکم متبعون (شعراء)

ترجمہ: ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف خبر بھیجی کہ آپ میرے بندوں کو لے کر رات کے کسی حصے میں تشریف لے جائیے آپ کے

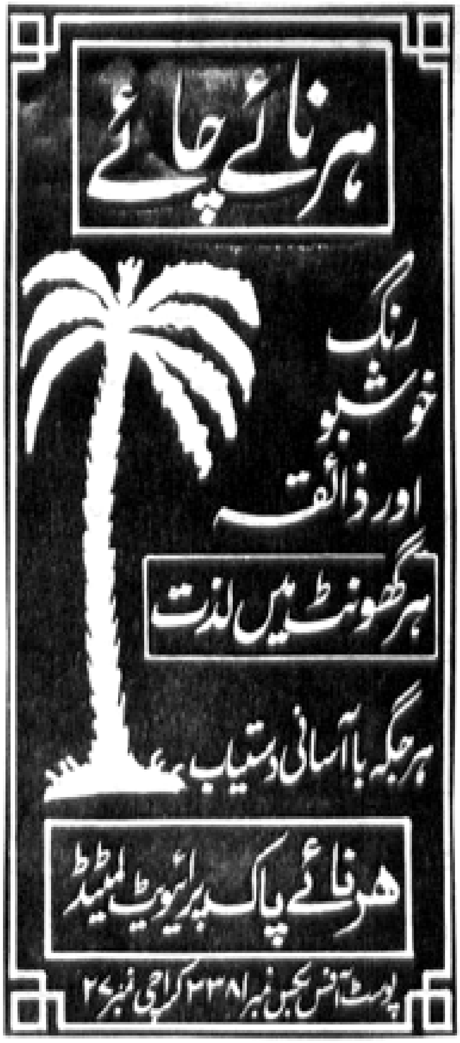

پیچھے قوم آرہی ہے۔

ان آیات میں لفظ اسراء کا اطلاق روح مع الجسم پر کیا گیا ہے۔ بہرحال لفظ اسریٰ سے بھی ہم نے جسمانی معراج ثابت کر دیا اور لفظ عبد سے بھی۔ اب ملاحظہ فرمایئے مرزا قادیانی اپنی طبعی خباثت ظاہر کرتا ہے۔

"اس جگہ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ جسم خاکی کیساتھ آسمان پر جانا محالات میں سے ہے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج اس جسم کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا؟ تو اسکا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا، جس کو در حقیقت بیداری کہنا چاہئے"۔ (حاشیہ ازالہ کلاں ص۴۷)

مرزا قادیانی کے کہنے کے مطابق مرزا جیوں کے خدا کیلئے محال ہوگا ورنہ اللہ تعالیٰ تو قادر مطلق ہے، جس نے اپنی قدرت کاملہ سے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا جو خالق کائنات ہے جس کے لئے کوئی چیز محال نہیں۔ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون۔

کل تک فلاسفہ کا یہ نظریہ تھا کہ خرق و التیام محال ہے، لیکن آج کے ایجادات و مشاہدات نے ان کے اس نظریہ کو جھٹلا دیا اور ان کو تمام امور کے تسلیم کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔

مرزا قادیانی اپنی خباثت مزید ظاہر کرتا ہے:

"سوال: ایسے موقع پر مسلمان معراج پیش کر دیتے ہیں حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ معراج جس وجود سے ہوا تھا وہ یہ گوشت پوست والا وجود تو نہ تھا"۔ (ملفوظات احمدیہ جلد ۳)

ملاحظہ فرمایئے کہ مرزا قادیانی نے یہاں معراج کا انکار کیا ہے اور شان رسالت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں کس قدر گستاخی کی ہے۔ اس کے علاوہ بھی مرزا قادیانی نے معراج جسمانی کا کئی مقامات پر انکار کیا ہے۔

مرزا قادیانی اور قادیانیوں کی مسلم دشمنی

حضرت مسیح موعود (مرزائے قادیان) نے فرمایا ہے

ان کا (یعنی مسلمانوں کا) اسلام اور ہے ان کا خدا اور ہے اور ہمارا خدا اور ہے اور ہمارا حج اور ہے اور ان کا حج اور ہے۔ ان سے ہر بات میں اختلاف ہے (براہین احمدیہ صہ ۴۱۳ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

تمام بنیادی عقائد میں مسلمانوں سے اختلاف ہے

یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے (یعنی مسلمانوں سے) ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند دیگر مسائل میں ہے آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات رسول کریم قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرض آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ہر ایک چیز میں ان سے اختلاف ہے۔

(الفضل قادیان ۳ جولائی ۱۹۳۱ء)

میرے منکر شیطان ہیں؟

خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشانی دکھاتے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی نبوت بھی ثابت ہو سکتی ہے (نعوذ باللہ) لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔

(چشمہ معرفت صہ ۳۲۱ مصنف مرزا قادیانی لعنتی)

مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنا حرام ہے

ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔

تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ مکفر یا مکذب یا مردود کے پیچھے نماز نہ پڑھو بلکہ چاہیئے تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو (یعنی احمدی)

(مرزا غلام احمد قادیان طہ ۲ صہ ۳۲)

مرزائے قادیاں کی نبوت کے منکر کافر ہیں

ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا کے نبی کے منکر ہیں۔

(انوار خلافت صہ ۹۰ مرزا محمود)

مسلمانوں کا جنازہ پڑھنا ناجائز ہے

حضرت مرزا صاحب (غلام احمد قادیانی) نے اپنے بیٹے فضل احمد کا جنازہ اس لیے نہیں پڑھا کہ وہ غیر احمدی تھا

(الفضل قادیان ۱۵ دسمبر ۱۹۳۱ء)

مسلمانوں کے بچے عیسائیوں کے بچے ہیں ان کا جنازہ پڑھنا بھی حرام ہے

ایک صاحب نے عرض کیا کہ غیر احمدی کے بچے کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جا سکتا وہ تو معصوم ہوتا ہے اور کیا یہ ممکن نہیں کہ وہ بچہ جوان ہو کر احمدی ہو جائے۔ اس کے متعلق مرزا محمود نے فرمایا جس طرح عیسائی بچہ کا جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا۔ اگرچہ وہ معصوم ہوتا ہے اسی طرح ایک غیر احمدی کے بچے کا جنازہ بھی نہیں پڑھا جا سکتا۔

(الفضل قادیان ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۳ء)

غیر احمدیوں کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیئے

غیر احمدی تو حضرت مسیح موعود کے منکر ہوتے ہیں۔ یعنی مرزائے قادیاں کے منکر ہوئے۔ مرتب! اس لیئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیئے۔

(انوار خلافت مرزا محمود مرزائیوں کا خلیفہ ثانی)

مسلمانوں کو لڑکی دینے والے کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں

اسی طرح جو لوگ غیر احمدیوں کو لڑکی دے دیں تو وہ اس فعل سے توبہ کئے بغیر فوت ہو جائیں تو ان کا جنازہ جائز نہیں۔ (مرزا محمود کا خطبہ (الفضل قادیان ۱۳ اپریل ۱۹۲۶ء)

مرزائیوں کے نزدیک مسلمان یہود و نصاریٰ کی طرح ہیں

حضرت مسیح موعود نے غیر احمدیوں کے ساتھ وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریم نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا ان کے جنازے پڑھنے سے روک دیا گیا اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں کہ نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے اگر یہ کہو کہ غیر احمدی سے سلام کیا جائے تو نبی کریم نے یہود کو بھی سلام کیا ہے

(کلمۃ الفصل صہ ۱۶۹)

مجھے نہ ماننے والا کافر ہے

خدا نے مجھ پر یہ ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری نبوت پہنچی ہے اور اس نے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں (ارشاد غلام احمد قادیانی در رسالہ الحکم نمبر ۳ اخبار الفضل قادیان ۱۵ جنوری ۱۹۳۵ء)

مسلمان جہنمی ہیں

مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔

(معیار الاخیار تبلیغ رسالت ج ۹ ص ۲۷) الفضل

قادیان ۲۵ مئی/۰۰/۱۹ء)

مرزا کہتا ہے میرے بغیر اسلام مردہ ہے (نعوذ باللہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرزائی قادیانی کی زندگی میں محمد علی خواجہ کمال الدین صاحب کی تجویز ۱۹۰۵ء میں ایڈیٹر صاحب وطن نے ایک فنڈ اس غرض سے شروع کیا تھا کہ اس سے رسالہ ریویو بلجینیز قادیان کی کاپیاں بیرونی ممالک میں بھیجی جائیں بشرطیکہ اس میں حضرت مسیح موعود مرزا قادیانی کا نام نہ ہو مگر حضرت اقدس نے اس تجویز کو اس بنا پر رد کر دیا کہ مجھ کو چھوڑ کر مردہ اسلام پیش کرو گے اس چندہ کو بند کر دیا گیا۔ (اخبار الفضل قادیان ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۹ء)

جو مرزا کی بیعت نہیں کرتا کافر ہے

اپنے مرزا (قادیانی) اس شخص کو جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لیے اس بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے۔ بلکہ اس کو بھی جو آپ کو دل میں نبی قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا انکار نہیں کرتا لیکن ابھی بیعت میں اسے کچھ توقف ہے کافر ٹھہرایا ہے۔ (مرزا محمود، عقائد احمدیہ صفحہ ۹، امیر سید مدثر شاہ)

مرزا منکر پکا کافر ہے۔

پس ان معنوں میں مسیح موعود مرزا کے قادیان کے احمد اور نبی اللہ ہونے سے انکار کرنا جو منکر کو دائرہ اسلام سے خارج اور پکا کافر بنا دینے والا ہے۔

(الفضل قادیان ۲۹ جون ۱۹۱۵ء)

تمام مسلمان کافر ہیں

کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

(آئینہ صداقت صفحہ ۳۵ مرزا محمود)

حضور کو نبی ماننے والا بھی پکا کافر ہے (نعوذ باللہ)

ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو تو مانتا ہے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تو مانتا ہے مگر مسیح موعود قادیانی کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (کلمۃ الفصل مصنفہ بشیر ایم اے)

مرزا کے منکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہوئے

پس مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی خود رسول اللہ ہیں (نعوذ باللہ) جو اشاعت اسلام کے لیے دنیا میں تشریف لائے ہیں۔

اب معاملہ صاف ہے اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود کا انکار بھی کفر ہونا چاہیے کیونکہ مسیح موعود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم الگ کوئی چیز نہیں۔ بلکہ وہی ہے۔ (کلمۃ الفصل صفحہ ۱۴۷، ۱۵۸)

مرزا کا دشمن جہنمی

اب ظاہر ہے ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ خدا کا فرستادہ ہوں خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آتا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اس کا دشمن جہنمی ہے (انجام آتھم صفحہ ۶۲ مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزائیوں کے غلبے کی صورت میں مسلمانوں کی حیثیت چوہڑے چماروں کی سی ہوگی (خلیفۃ المسیح الثانی لعنۃ اللہ علیہ) نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۲ء میں (افتتاحی تقریر) میں فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ بنیاد جو اس وقت کمزور نظر آتی ہے اس پر عظیم الشان عمارت تعمیر ہوگی۔ ایسی عظیم الشان کہ ساری دنیا اس کے اندر آ جائے گی اور جو لوگ باہر رہیں گے ان کی کوئی حیثیت نہ ہوگی جیسا کہ خدا تعالیٰ سے خبر پا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (نعوذ باللہ) نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کی حیثیت چوہڑے چماروں کی ہوگی سوسائٹی کے اندر اس کی آواز ایسی غیر موثر اور ناقابل التفات ہوگی جیسی کہ موجودہ زمانے میں چوہڑے اور چماروں کی ہے۔ (الفضل قادیان ۲۹ جنوری ۱۹۳۳ء)

دین کی سربلندی کے لیے اجتماعی کوششیں کرنا وقت کا اہم تقاضا ہے

مولانا محمد اسحٰق خان المدنی

(بی اے رپورٹ) جمعیۃ اہل السنۃ والجماعت متحدہ عرب امارات کے بانی و سرپرست اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق خان المدنی نے کہا کہ دین کی سربلندی اور تعلیمات اسلام کے فروغ اور باطل کی سرکوبی کیلئے اجتماعی طور پر منظم کوششیں کرنا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ اس اہم مقصد کے لئے آج سے دس سال قبل جمعیت اہل سنت والجماعت کا قیام عمل میں لایا گیا تھا جو اپنے محدود وسائل کے مطابق امارات بھر میں درس قرآن و حدیث اور عمومی و خصوصی اجتماعات وغیرہ کے ذریعے سے یہ فریضہ انجام دے رہی ہے اور یہ ہر قسم کے سیاسیات اور گروہی تعصبات اور فرقہ بندی سے بالاتر ہو کر خالص حق کی تبلیغ کے لئے کوشاں ہے اور خاص کر اردو بولنے والے اُن لوگوں کے لئے جو تلاش معاش کے سلسلے میں لاکھوں کی تعداد میں یہاں کام کر رہے ہیں اور عربی زبان سے نابلد ہونے کی وجہ سے عربی خطبات اور مواعظ سے استفادہ حاصل نہیں کر سکتے۔ الحمد للہ جمعیت نے اس سلسلے میں گذشتہ دس سال سے گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ مولانا موصوف جمعیت کے ایک مرکزی اجلاس سے اختتامی خطاب کر رہے تھے جو گذشتہ دنوں دبئی میں جمعیت کے مرکزی امیر مولانا محمد نعیم کی صدارت میں منعقد ہوا جمعیت کے تمام مرکزی راہنما شریک اجلاس تھے خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی نے بھی مہمان خصوصی کے طور پر ایک مختصر مگر اہم خطاب فرمایا۔ اجلاس سے جمعیت کے مرکزی امیر مولانا محمد نعیم، مولانا محمد ہارون اسلام آبادی، مولانا خلیل احمد ہزاروی، مولانا محمد اسماعیل عارف، اشتیاق حسین عثمانی اور حافظ بشیر احمد نے بھی خطاب کیا۔

بزمِ ختمِ نبوت

معلومات کا خزینہ

عبدالرزاق فریادی ژوب

میں رسالہ ختم نبوت کا گذشتہ تین ماہ سے باقاعدگی سے قاری ہوں۔ ماشاءاللہ یہ رسالہ انتہائی جوش بھرا مضامین شائع کر رہا ہے ختم نبوت کے موضوع پر معلومات کا خزینہ ہے میں ہر وقت رسالہ کے پہنچنے کے انتظار میں ہوتا ہوں اسی رسالے ہی کی وجہ سے مسلمان قادیانیوں کی گھناؤنی سازشوں سے آگاہ ہو رہے ہیں۔ دعا کرتے ہیں کہ یہ دینی ادارہ ہمیشہ پھلتا پھولتا رہے۔

شیزان ــــ ایک نوجوان کی غیرت ایمانی

محمد ریاض انور گجراتی اسلام پورہ گوجرانوالہ

ہفت روزہ ختم نبوت کا مستقل قاری ہوں جب یہ مقدس پرچہ ملتا ہے تو ختم نبوت کی برکت سے ایمان تازہ ہو جاتا ہے اول تو فرصت میں مکمل رسالہ پڑھ لیتا ہوں قلب کو سکون ملتا ہے پھر یہ رسالہ آگے دوسرے مسلمان بھائیوں کو دے دیتا ہوں اللہ تعالیٰ حضرت صدیق اکبرؓ کے اس مبارک کارواں جس کی قیادت حضرت اسامہ بن زیدؓ نے کی تھی، کو تا حشر رواں دواں رکھے آمین۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اسلاف کی مبارک قبروں پر ڈھیروں رحمتیں نازل فرمائے کہ جن کی مساعی جمیلہ سے امت مسلمہ کو مرزائیت جیسے خطرناک فتنہ کا پتہ چلا۔ میرا ایک دوست محمد اسلم بن حاجی کرامت علی صاحب ہیں انہوں نے مجھ سے رسالہ لے کر پڑھا اور قسم کھائی کہ آج کے بعد محمود غزنی کی روحانی بیٹوں مرزائیوں کی بوتل شیزان نہیں پیونگا۔ ان کے عزیزوں کی شادی تھی بعض سادہ لوح خواتین نے شیزان کی فرمائش کی تو اس غیرت مند نوجوان نے برملا کہا کہ آج کے بعد میری آنکھوں کے سامنے ختم نبوت کے ڈاکوؤں کی بوتل نہ کوئی پی سکتا ہے اور نہ ہی میں کسی کو پلانے کی اجازت دوں گا۔ اس سے اللہ میاں اور حضور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوتے ہیں۔

کیا مرزا کو صاحب لکھا جائے؟

ممتاز انجم طیب۔ چونڈہ سیالکوٹ

بین الاقوامی جریدہ ختم نبوت پڑھ رہا ہوں یہ جریدہ اتنا دلچسپ ہے کہ جتنے بھی پڑھنے کے لئے بیٹھتا ہوں تو ایک سے بڑھ کر ایک مضمون سامنے آتا ہے اسی لطف مطالعہ میں رسالہ ختم ہو جاتا ہے تو دل میں ایک تمنا اٹھتی ہے کہ کاش یہ ہفت روزہ کی بجائے ڈیلی ہوتا تو ہر روز ہم اس سے لطف اندوز ہوتا لیکن اکثر تمنائیں دل کی دل میں رہتی ہیں اور بہت کم انسانوں کی یہ پوری ہوتی ہیں بہرحال بارہ" فروری کا شمارہ نظر سے گزرا اس میں جناب مقبول احمد صاحب اعوان بھکروی کا خط ..... مرزا قادیانی کے لئے صاحب کا لفظ ..... پڑھا لیکن میرے خط کا عنوان ..... مرزا کو صاحب کہنا ٹھیک ہے ..... کیونکہ مرزا کو فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات صاحب نوراللہ مرقدہ، مرزا صاحب کہتے تھے ان سے سوال کیا گیا کہ آپ مرزا قادیانی کو مرزا صاحب کیوں کہتے ہیں تو انہوں نے جواباً فرمایا کہ اگر مجھ سے کوئی جاہل آدمی سوال کرتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ میری عادت بن گئی ہے۔ اور اگر کوئی عالم سوال کرے تو میں کہتا ہوں کہ یہاں مضاف الیہ محذوف ہے اور وہ {النار} کم تو میں کہتا ہوں کہ اسی بنا پر مرزا کو مرزا صاحب کہنا ٹھیک ہے، یعنی مرزا قادیانی صاحب النار ہے۔

رسالہ سے خیرپور میں بہترین ماحول بن گیا

طارق ایوب سٹیج خیرپور میرس

رسالہ باقاعدگی سے پہنچ رہا ہے اور خیرپور میں ایک بہترین ماحول بن گیا ہے اس دفعہ کا رسالہ پڑھ کر دل باغ باغ ہو گیا رسالے کا ہر ہفتہ انتظار رہتا ہے اس رسالے سے ہمیں قادیانیت کے بارے میں جتنی معلومات ہوتی ہیں اس سے پہلے ممکن نہ تھی یہ رسالہ معلومات کا خزانہ ہے۔ خدا ختم نبوت والوں کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

"دلچسپ معلومات"

محمد امین کلاس ہشتم ژوب

انسان کے جسم میں جتنی چربی ہوتی ہے اس سے صابن کی سات ٹکیاں بن سکتی ہیں، جتنا فولاد ہوتا ہے اس سے پون انچ کی دو کیلیں بن سکتی ہیں جتنی شکر ہوتی ہے وہ چائے کی تین پیالیوں کے لئے کافی ہوتی ہے جتنا فاسفورس ہوتا ہے اس سے دیاسلائی کی دو ہزار تیلیاں بن سکتی ہیں۔

رسالہ مقامی سیاسی حلقوں کو دیں

عرفان سیفی سرگودھا

ہفت روزہ ختم نبوت باقاعدگی سے پہنچ رہا ہے۔ باقاعدگی میں یہ اپنی مثال آپ ہے۔ رسالہ میں نونہالان ختم نبوت کا سلسلہ بھی قابل تعریف ہے۔ رسالے کا ٹائٹل اتنا جاذب نظر ہوتا ہے کہ کوئی شخص دیکھتے ہی واپس دینے کا نام نہیں لیتا۔ میری ایک ادنیٰ سی رائے ہے کہ رسالہ ختم نبوت اکثر مذہبی حلقوں میں پڑھا جاتا ہے۔ آپ اپنے ختم نبوت کے تمام حلقوں کو مطلع کریں کہ وہ اپنے شہر کے تمام سیاسی حلقوں کو ختم نبوت ارسال کریں۔ تاکہ سیاسی حلقے بھی زیادہ سے زیادہ قادیانیت کے باطل نظریات سے واقف ہو سکیں۔

مرتب: سہیل باوا

نونہالانِ ختم نبوت

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

کس پر رشک کیا جائے۔

کشور ظفر اقبال مجوکہ سرگودھا

"آدمی رشک کرے تو دو چیزوں میں کرے۔ ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا پھر راہِ حق میں اس کے خرچ کرنے پر اس کو مقرر فرمایا۔ دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے دین کا علم دے رکھا ہے۔ وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہے۔"

مسجد کی اہمیت

محمد یسین فاروقی نکیرٹی مایار یا سرگودھا

حضرت انس بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ مجھ سے محبت کرے اور جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ میرے اصحاب سے محبت کرے۔ اور جو میرے اصحاب سے محبت کرے۔ وہ قرآن سے محبت کرے۔ اور جو قرآن سے محبت کرے اس کو چاہئے کہ مساجد سے محبت کرے۔ کیونکہ یہ مساجد اللہ کے گھر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے بلند کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور برکت رکھی ہے ان میں مسجد والے بھی برکت والے ہیں یہ مسجدیں بھی اللہ کی حفظ و امان میں اور یہاں آنے والے بھی یہ لوگ اپنی نماز میں لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی کارسازی میں۔ یہ مسجدوں میں ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے پیچھے ان کے گھروں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

(قرطبی: صد ۲۶۶ - ۱۷۷)

دوزخ کی گہرائی!

محمد حنیف اعوان جماعت ششم چکیاما انسہرہ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے دوزخ کی گہرائی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ایک پتھر جہنم میں ڈالا جائے تو دوزخ کی تہہ میں پہنچنے سے پہلے ستر سال تک گرتا چلا جائے گا۔ اور حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ ہم نے کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ (آواز) کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا۔ اللہ اور اسکا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک پتھر ہے جس کو خدا نے جہنم کے منہ پر (تہہ میں گرنے کے لئے) چھوڑا ہے اور وہ ستر سال تک گرتے گرتے اب دوزخ کی تہہ میں پہنچا ہے یہ اس کے گرنے کی آواز ہے۔

بے نمازی کے لئے حکم

مرسلہ: محبوب الٰہی شاکر مانسہرہ!

- جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی تحقیق اس نے کفر کیا۔ (الحدیث)
- بے نمازی کی عمر میں برکت نہ ہوگی۔ (الحدیث)
- صالحین کی علامت بے نمازی کے چہرے سے مٹا دی جائے گی۔ (الحدیث)
- بے نمازی کی دعا قبول نہ ہوگی (الحدیث)
- بے نمازی جب مرے گا تو ذلیل ہوکر مریگا (الحدیث)
- بے نمازی بھوک اور پیاس کی حالت میں مرے گا۔ اس کی پیاس نہ بجھے گی اگرچہ دریاؤں کا پانی اسے پلایا جائے (الحدیث)

امام مظلوم سیدنا عثمانؓ صحابہ کی نظر میں!

ملک عبدالعلیم ضیاء ہارون آباد۔

محمد بن حاطبؓ کہتے ہیں کہ میں مدینے آنے لگا تو میں نے حضرت علیؓ سے کہا کہ اے امیر المؤمنین؟ اگر لوگ ہم سے حضرت عثمانؓ کی بابت پوچھیں تو ہم کیا کہیں؟ حضرت علیؓ نے فرمایا تم یہ کہہ دینا کہ اللہ کی قسم عثمانؓ اس آیت کے مصداق تھے

اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَاَحْسَنُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

حضرت زید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ اے لوگو! جو ظلم عثمانؓ پر کیا گیا۔ اگر اس کی وجہ سے احد کا پہاڑ ہٹ جاتا تو حق بجانب تھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ لوگ اگر عثمانؓ کو شہید کردیں گے۔ تو پھر ان کا بدل نہ پائیں گے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ یہ مصری لوگ جو حضرت عثمانؓ پر بغاوت کرکے آئے ہیں کیا کریں گے حضرت حذیفہؓ نے کہا کہ قتل کردیں گے مگر وہ جنت میں جائیں گے اور ان کے قاتل دوزخ میں جائیں گے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگر عثمانؓ مجھے سر کے بل چلنے کا حکم دیتے تو میں سر کے بل چلتا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بھائی حضرت عثمانؓ کی شہادت کے وقت بہت روئے

حضرت عبداللہ بن عباس رضہ اگر سب لوگ حضرت عثمانؓ کے قتل پر متفق ہو گئے ہوتے تو یقیناً آسمان سے پتھر برس پڑتے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضہ نے ان کی شہادت کو سن کر فرمایا کہ لوگوں نے ان کو قتل کر دیا حالانکہ وہ سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے اور سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والے تھے۔

حضرت ثمامہ بن عدی رضہ

جو حضرت عثمانؓ کی طرف سے صنعا کے حاکم تھے جب ان کو حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر ملی تو انہوں نے خطبہ دیا اور بہت روئے اور پھر فرمایا کہ اب خلافت نبوت آنحضرتؐ کی امت سے جاتی رہی۔ الغرض اب سلطنت اور بادشاہت ہوگی۔

یہ بعض صحابہ کے بعض اقوال ہیں۔ اور حقیقت میں خون کے آنسو رلا دینے کے لئے ہی کافی ہیں۔

مسیلمہ کذاب کا قاتل

محمد شریف بھٹو ٹنڈو غلام علی

سچی نبوت کے مقابلے میں سب سے پہلے جھوٹی نبوت کا سوانگ رچانے والا مسیلمہ کذاب تھا! سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ خواہش رہی کہ کوئی مردِ مومن اس جھوٹی نبوت کے دعویدار کو کیفرِ کردار تک پہنچا کر ابدی جنت حاصل کرے۔ قربان جاؤں اس تقدیر کے فیصلہ کرنے والے غفور الرحیم کے کہ اس نے یہ عظیم کارنامہ سرانجام دینے کے لئے جس شخص کو چنا۔ وہ معلوم ہے کون تھا؟۔

وہ وحشیؓ تھا جس نے سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو شہید کرکے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قلبِ رسالت کو مغموم کیا تھا اسی وحشیؓ نے، جی ہاں اسی وحشیؓ نے اسی (حربہ) خنجر سے مسیلمہ نبوت کے جھوٹے دعویدار کو قتل کرکے فی النار والسقر کر دیا اور یوں وہ جھوٹے نبی کو قتل کرکے سچے نبی کے دل میں جگہ پاگیا!۔

راست بازی

محمد افضل معتمد مانسہرہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہمارے پیارے نبیؐ ایک پہاڑی پر تشریف لے گئے اور لوگوں کو بلا کر اُن سے پوچھا کہ اگر میں تم سے کہوں کہ پہاڑی کے اُس پار دشمن کی فوج حملہ کرنے والی ہے۔ تو کیا تم میری بات پر یقین کرو گے سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ جی ہاں ہم سب ضرور یقین کریں گے کیونکہ آپ نے آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ جبھی تو آپؐ کے بڑے بڑے دشمن بھی آپؐ کی امانت داری اور راست بازی کا بار بار اقرار کرتے ہیں۔ ایک دفعہ جنگ تبوک میں حضرت کعبؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک نہ ہو سکے جب آپؐ کو اس کا علم ہوا تو آپؐ بہت ناراض ہوئے اسلام کے دشمنوں نے حضرت کعبؓ کو مشورہ دیا کہ کوئی بہانہ بنا کر ٹال دیں لیکن حضرت کعبؓ نے جواب دیا کہ یہ کیسے ممکن ہے۔ ایک تو جہاد میں شریک نہ ہو سکا اور دوسری غلطی تم لوگ مجھ سے یہ کروانا چاہتے ہو کہ میں جھوٹ بولوں۔ نہیں میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔ کیونکہ اللہ سب حال جانتا ہے حضرت کعبؓ نے جو بات سچی تھی کہہ دی ان کی یہ بات اللہ کو ایسی پسند آئی کہ وحی کے ذریعے توبہ قبول ہونے کی خوشخبری دی۔

(۷) سات چیزوں پر ایمان ضروری ہے

محمد یاسین آرائیں۔ نواب شاہ

مسلمانوں کو سات چیزوں پر ایمان رکھنا چاہیئے

۱۔ اللہ پر ایمان:۔ اس بات پر یقین رکھنا چاہیئے کہ اللہ موجود کائنات کا بنانے والا ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور کائنات کو چلا رہا ہے۔ واحد ہے اور کوئی بھی اس کا ثانی نہیں ہے اور وہ اعلیٰ صفات کا مالک ہے۔ ہر عیب سے پاک ہے اور وہی معبود ہے۔

۲۔ فرشتوں پر ایمان:۔ اس بات پر یقین ہونا چاہیئے کہ فرشتے موجود ہیں۔ ان کا وجود نورانی ہے۔ اللہ کے کسی بھی حکم کی نافرمانی نہیں کرتے۔

۳۔ آسمانی کتابوں پر ایمان:۔ ہر مسلمان کا اس بات پر یقین ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے اپنے رسولوں پر جو بھی کتابیں بھیجی ہیں یا نازل کی ہیں وہ بالکل سچی ہیں۔

۴۔ رسولوں پر ایمان:۔ اس بات پر بھی مسلمانوں کو یقین ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی بہتری کے لئے ہدایت کے لئے مختلف زمانوں میں جو بھی رسول بھیجے وہ سب سچے ہیں۔

۵۔ آخرت پر ایمان:۔ ہر مسلمان بھائی کو یقین رکھنا چاہیئے کہ قیامت ضرور آئے گی مرنے کے بعد سب زندہ ہوں گے ہر شخص کو اپنے عملوں کا حساب دینا پڑے گا مسلمانوں کی جگہ جنت میں اور کافروں کی جگہ دوزخ میں ہوگی۔

۶۔ تقدیر پر ایمان:۔ ہم سب مسلمانوں کا یقین ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ازل سے لے کر ابد تک ہر چیز کے بارے میں جانتا ہے ہر چیز پر قادر ہے۔ ہر خیر و شر اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

۷۔ موت کے بعد زندہ ہونے پر ایمان:۔ موت کے بعد زندہ ہونے پر ایمان لانا بھی ضروری ہے اس دن اللہ تعالیٰ حساب کتاب لیں گے۔ ان سب چیزوں پر ایمان لانے کو ایمان مفصل کہتے ہیں۔

ایک مہلک بیماری

مرسلہ: محمد یوسف نیروبی (کینیا)

وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ (القرآن)

اور تم لوگ ناپ تول میں کمی مت کیا کرو۔

ناپ تول میں کمی بیشی حرام ہے پہلی ہلاک شدہ قوموں میں سے ایک قوم میں شرک کے علاوہ یہ بیماری اس حد تک موجود تھی کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک خاص پیغمبر حضرت شعیب علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تھا مگر ان لوگوں نے ذرہ بھی پرواہ نہ کی آخر وہ سب لوگ عذابِ آسمانی سے ہلاک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو بھی اس بیماری سے محفوظ فرمائیں۔

"جو شخص ناداں کے چھوٹے شر کو برداشت نہیں کرے گا اس کو ناداں کے بڑے شر کو برداشت کرنا پڑے گا۔" (قول صحابیؓ)

تکمیل انسانیت

غلام مصطفیٰ۔ ماڈرن خیل خان مانسہرہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ اور اس کا یہ شرف علم و عمل اور اپنے خالق کی معرفت سے ہوتا ہے۔ حضور انسانِ کامل تھے آپؐ کی تعلیم ہی میں انسانی کمال پوشیدہ ہے حضورؐ کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ بہتریں وہ ہے جس کا وجود انسانوں کے لئے مفید ہے۔

اخبار ختم نبوت

فورٹ عباس کے چک میں قادیانیوں نے اپنا مردہ مسلمانوں کے قبرستان میں دبا دیا

اگر اسے نہ نکالا گیا تو حالات خراب ہو جائیں گے

مشہور رسوائے زمانہ مرتد وزندیق عبدالعزیز ولد علی محمد مرزائی چک نمبر ۲۲۰/H.R تحصیل مروٹ فورٹ عباس ضلع بہاول نگر پچھلے دنوں مرزائیوں نے شرارت کرتے ہوئے اسکی ناپاک لاش کو مسلمانوں کے قبرستان واقع چک ۲۲۰/H.R میں باوجود منع کرنے کے دبا دیا حالانکہ حکومت کی طرف سے مرزائیوں کے لئے مرگھٹ چک نمبر ۲۲۹/H.R میں الاٹ کیا گیا ہے مرزائیوں کی اس شرارت سے علاقے کے لوگوں میں غم وغصہ کی شدید لہر دوڑ گئی ہے اور اب نقض امن کا سخت خطرہ ہے لہٰذا ہم پرزور مطالبہ کرتے ہیں قرارداد پاس کرتے ہوئے کہا کہ مرزائی مردہ کو فی الفور مسلمانوں کے قبرستان سے نکالا جائے ورنہ حالات کی خرابی کی ذمہ داری ضلعی انتظامیہ پر عائد ہوگی۔ جمعہ کے اجتماعات میں بہاول نگر، ہارون آباد، چشتیاں، فورٹ عباس، منچن آباد، ڈونگہ بونگہ، فقیر والی سمیت پورے ضلع میں احتجاجی قرارداد تمام مکاتب فکر کی مساجد میں منظور کی گئی۔

انجمن گوجران ضلع ایبٹ آباد قادیانیت کا تعاقب کرے گی

ایبٹ آباد۔ انجمن گوجران ضلع ایبٹ آباد کا ایک اجلاس یہاں ماڈرن ویو ہوٹل ایبٹ آباد میں مولانا عبدالغفور راشد کی صدارت میں ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت تمام مسلمانوں کا مشترکہ مسئلہ ہے اور تمام مسلمانوں کو متحد ہو کر اس مسئلے کے لئے جدوجہد کرنی چاہیے کیونکہ اس مسئلہ میں ہمارے ایمان کی جان ہے ہماری قوم گوجر نے ہمیشہ کفر کا ڈٹ کر مقابلہ کیا سید احمد شہید بریلوی کے ساتھ اور ان کی تحریک آزادی میں گوجر قوم نے نمایاں کردار ادا کیا ہے جس پر تاریخ شاہد ہے کہ گوجروں نے آخری دم تک سید صاحب کا ساتھ نہیں چھوڑا اسی طرح ہماری قوم کو اور خاص کر نوجوانوں کو قادیانیوں کی فتنہ انگیز چالوں اور ان کی تخریبی سرگرمیوں سے عوام کو آگاہ کرنا چاہیے کیونکہ یہ ہماری ذمہ داری ہے ہم جہاں اپنے قوم گوجر کے لئے کام کریں وہاں ہم پر یہ بات فرض ہوتی ہے کہ خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے لئے کام کریں کیونکہ اس مسئلہ میں ہمارے ایمان کی جان ہے۔ آخر میں تمام اراکین نے کہا کہ ہم قادیانیت کا تعاقب کریں گے۔

مضامین کی چوری نہ کیجئے

گذشتہ دنوں ایک مضمون موصول ہوا انتہائی صاف ستھرا اور معلومات افزا تھا میں نے جب وہ اشاعت کی غرض سے پڑھنا شروع کیا تو میں حیران ہو گیا کہ وہ الفاظ میرے ہی قلم سے لکھے ہوئے دو اداریوں کے تھے مضمون نگار نے دو اداریوں کو جوڑ کر ایک مضمون تیار کر کے ہمیں بھیج دیا! اگر وہ مضمون میری نظر سے نہ گزرتا اور ہمارے دوسرے کوئی ساتھی اسے دیکھ کر اشاعت کے لئے دے دیتے اور وہ شائع ہو جاتا تو اس سے پرچے پر بھی اثر پڑتا جب کہ مضمون نگار کے بارے میں بھی کوئی اچھی رائے قائم نہ ہوتی کیونکہ وہ دونوں اداریے چند ماہ پہلے ہی شائع ہوئے تھے جو اتنی جلدی بھلائے نہیں جا سکتے ہیں ایسے تمام دوستوں سے جو مضمون نویسی کا شوق رکھتے ہیں گزارش کروں گا کہ وہ مضامین کی چوری نہ کریں بلکہ خود محنت کر کے مضامین لکھا کریں اگر وہ اشاعت کے قابل ہوئے تو ادارہ کانٹ چھانٹ کے بعد بھی اسے شائع کرے گا نیز اگر کہیں سے کوئی مضمون نقل کریں تو اس کا حوالہ ضرور دے دیا کریں۔ (محمد حنیف ندیم مرتب)

ملتان میں تنظیم تحفظ ختم نبوت کے اجلاس قادیانی غنڈہ گردی کی مذمت

تنظیم تحفظ ختم نبوت طلباء ملتان کا ایک اجلاس منعقد ہوا جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جناب مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے اجلاس کی صدارت کی اجلاس میں ختم نبوت طلبہ شیخوپورہ کے رکن محمد خالد اور ان کے ساتھیوں پر قادیانی غنڈوں اور ایم ایس ایف کے لڑکوں کی طرف سے کئے گئے تشدد کی پرزور مذمت کی گئی۔ اور مختلف طلباء نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تنظیم کے صدر جناب اختر حمید نے کہا کہ شیخوپورہ میں کئے گئے اس تشدد کا سختی سے نوٹس لیا جائے ورنہ راست اقدام اٹھانے پر حق بجانب ہوں گے۔ تنظیم کے سیکرٹری نشرواشاعت محمد عامر خان نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی مرتدوں کی اس جارحیت کو ختم کرنا ہوگا جس کی تازہ مثال شیخوپورہ میں ہمارے ساتھی پر تشدد ہے عبداللطیف اظہر نے گذشتہ واقعات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ربوہ میں مجلس کے خطیب مولانا محمد یوسف پر قاتلانہ حملہ سیالکوٹ میں دو معصوم بچوں کا قتل اور اب شیخوپورہ میں طلبہ پر کیا گیا تشدد یہ سب واقعات قادیانی جارحیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ انہیں اپنی سرگرمیوں کو ختم کر دینا چاہیے ورنہ انہیں اس کی بھاری قیمت ادا کرنا پڑے گی۔ اجلاس میں صاحب صدر نے اپنے خطاب میں طلبہ کو پرامن رہنے کی تلقین کی۔ اور حکومت پر زور دیا کہ وہ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی پرتشدد کارروائیوں کا سختی سے نوٹس لے اور ان میں ملوث افراد کو سخت سے سخت سزا دی جائے تاکہ ملک میں امن امان کی فضا بحال رہے۔

نومسلم نوجوان کو اغوا کرنے اور قادیانیت کی تبلیغ کرنے پر ایک قادیانی گرفتار

کراچی۔ ملیر توسیعی کالونی میں ایک شخص طاہر قادیانی عرصہ سے درزی کا کام کرتا تھا لیکن وہ خود کو مسلمان ظاہر کرتا تھا ایک مسلمان لڑکا جو اس کے پاس کام سیکھتا تھا اسے اس

قادیانی نے تبلیغ کر کے قادیانی بنا لیا، وہاں کے مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ یہ ورزی قادیانی ہے اور اس نے ایک مسلمان کو قادیانی بنا لیا ہے تو انہوں نے عالمی مجلس کے دفتر سے رابطہ قائم کیا۔ وہ نوجوان کو دفتر کراچی میں لائے جہاں اس کے سامنے قادیانیت کی مکمل حقیقت پیش کی گئی جس سے وہ مطمئن ہو کر مسلمان ہو گیا۔ وہ نوجوان تبلیغی جماعت کے ہمراہ ایک چلّہ پر بھی رہا جب واپس ہوا تو اسے کچھ قادیانیوں نے اغوا کر لیا اور حبس بے جا میں رکھ کر قادیانی بنانے کی کوشش کی۔ وہاں کے مسلمانوں نے پھر عالمی مجلس کے دفتر کو مطلع کیا عالمی مجلس کے راہنماؤں نے فوری طور پر قانونی کارروائی کے ذریعہ قادیانی گرفتار اور نوجوان کو برآمد کر لیا اب اس کو قادیانی کے خلاف ۴۹۸ سی کے تحت کیس درج ہو چکا ہے اور معاملہ عدالت میں پہنچ چکا ہے۔

مرزائیوں کی شرانگیزی اور حکومت کی سرد مہری

مورخہ ۸۸/۲/۲ کو مرزائیوں کے ایک سرغنہ ایک ڈاکٹر نے اپنے ایک معاون ڈاکٹر کو یہ پیغام دے کر الحاج مولانا عبداللہ کے پاس روانہ کیا جو اس وقت ہری پور میں ایک مشہور عالم دین کی حیثیت سے مشہور ہیں کہ اگر تم نے مرزائیوں کے خلاف کوئی غلط بیان دیا یا خطبہ جمعہ میں مرزائیوں کو برا بھلا کہا تو ہم تمہیں قتل کر دیں گے میں حکومت وقت سے یہ بات پوچھتا ہوں کہ کیا اسلامی قانون فائلوں میں بند رکھنے کے لئے بنائے جاتے ہیں یا ان پر عمل بھی درآمد کیا جاتا ہے تو ہری پور کی انتظامیہ نے مذکورہ ڈاکٹر اور اس کے معاون سے ایک عالم دین اور خطیب جامع مسجد اہلحدیث الحاج مولانا عبداللہ صاحب کے ساتھ سر بازار بدکلامی کرنے اور سر عام قتل کی دھمکی دینے پر ابھی تک باز پرس کیوں نہ کی میں حکومت وقت سے پرزور مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ ان اشخاص سے فوری طور پر باز پرس کرے اور ان کے خلاف مقدمہ درج کر کے فوری کارروائی کرے۔

خالد اقبال ہری پور

ڈی اینڈ ٹی کالونی ہری پور میں ختم نبوت کے موضوع پر تقریری انعامی مقابلہ

رپورٹ: اعجاز احمد [illegible]

ڈی اینڈ ٹی کالونی ہری پور ہزارہ میں شبان ختم نبوت ڈی اینڈ ٹی کالونی کے زیر اہتمام ایک انعامی تقریری مقابلہ ہوا، جس میں بارہ سال سے کم عمر کے بچوں نے شرکت کی اس انعامی مقابلہ کی صدارت حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب نے کی۔ تلاوت کلام پاک ننھے قاری عبدالرؤف نے کی۔ تلاوت کے بعد ہدیہ نعت بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم قاری رفیق الاسلام صاحب نے پیش کیا۔ نعت شریف کے بعد مندرجہ ذیل بچوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جن میں پہلے نمبر پر آنے والے کامران خان تھے دوسری پوزیشن منظور علی نے حاصل کی اور تیسری پوزیشن محمد جنید نے حاصل کی۔ اس مقابلے میں ۱۵ بچوں نے شرکت کی۔ کامران خان، محمد شکیل، شہزاد یوسف، وقار احمد، محمد عقیل، غلام فاروق، شہباز عالم، منظور علی، سہیل شہزاد، محمد بلال، محمد جنید، عبدالقیوم محمد سجاد، مشکور حسین، بدر منیر، انعامی مقابلے میں حاضرین کا جوش اور ولولہ دیکھنے کے قابل تھا۔ حاضرین میں علماء کرام مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے امیر قاضی گوہر الرحمٰن صاحب ناظم مجلس عمل تحفظ ختم نبوت استاد القراء حضرت قاری نور الحق صاحب، قاری بشیر صاحب، قاری عبدالمالک صاحب صدر انجمن شہریان حضرت مولانا عبداللہ صاحب تھے۔ تحصیل ہری پور سے تمام تنظیموں کے ممبران اور نوجوان کثیر تعداد میں شریک ہوئے آخر میں سٹیج سیکرٹری جناب اورنگ زیب صاحب نے یہ شعر پڑھ کر تقریر کی۔

نہیں ہے ناامید اقبال اپنی کشت ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

اس شعر کے بعد انہوں نے فرمایا کہ آج چھوٹے چھوٹے بچوں کی تقاریر سن کر اور ان کے جذبات دیکھ کر ہمارا ایمان تازہ ہو گیا ہے۔ قاری عبدالمالک صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ وقت آ گیا ہے ہم انشاء اللہ ان ہی بچوں کی سرکردگی میں مرزائیوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں گے جلسے کے اختتام پر جناب حضرت مولانا عبداللہ صاحب نے دعا کرتے ہوئے فرمایا کہ اے اللہ تو ان بچوں کو زیادہ سے زیادہ کام کرنے اور ختم نبوت کے سلسلے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرما آمین اس مقابلے میں اوّل دوم سوم آنے والے بچوں سمیت تمام شرکت کرنے والے بچوں کو انعامات دیئے گئے۔ یہ انعامات خوبصورت شیلڈ، نقدی اور معلوماتی کتابوں پر مشتمل تھے۔ تقریر کرنے والے بچوں کے علاوہ ننھے قاری عبدالرؤف کے لئے خالد اقبال صاحب نے جو کہ شبان ختم نبوت ڈی اینڈ ٹی کالونی کے صدر ہیں اپنی طرف سے خصوصی انعام دیا آخر میں تمام علماء کرام نے اور حاضرین نے سرپرست اعلیٰ شبان ختم نبوت حفیظ الرحمٰن صاحب اور ناظم اعلیٰ شبان ختم نبوت ڈی اینڈ ٹی کالونی کے قاری محمد عمر خان صاحب کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ جیسے سرپرستوں نے ان بچوں کو اسی طرح تیار کیا تو انشاء اللہ ان ہی بچوں کے ہاتھوں مرزائیوں کا خاتمہ کرائے گا۔

خالد محمود ٹیپو کو ختم نبوت یوتھ فورس کا مرکزی سیکرٹری بنا دیا گیا

ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات محمد ممتاز اعوان کے جاری کردہ پریس ریلیز کے مطابق ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی [illegible] صاحبزادہ [illegible] سلیمان شہزاد کو (ر) نے یوتھ فورس کی مرکزی [illegible] کمیٹی کے اراکین کی اتفاق رائے کے بعد ممتاز سابق طالب علم راہنما خالد محمود ٹیپو کو ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کا مرکزی جنرل سیکرٹری بنا دیا ہے یہ فیصلہ گذشتہ روز لاہور میں منعقدہ ختم نبوت یوتھ فورس کے ایک اجلاس میں کیا گیا جس میں ملک بھر سے منتخب شدہ کے اراکان نے شرکت کی۔

اخبار ختم نبوت

ملک بھر میں یوم مولانا اسلم قریشی پورے جوش و خروش سے منایا گیا

آل پارٹیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان سیالکوٹ کے زیر اہتمام احتجاجی کانفرنس مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۸۸ء بروز بدھ چوک امام صاحب زیر صدارت شیخ المشائخ خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم امیر عالمی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان منعقد ہوئی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض عالمی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد نذر قاسمی نے انجام دیئے۔ تلاوت کلام پاک اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام مسلمانوں کے مختلف مکاتیب فکر کے علمائے کرام نے اپنی تقریروں میں مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کو بازیاب کرنے کے مسئلہ کو بلاتاخیر حل کرنے پر زور دیا اور مطالبہ کیا کہ مولانا محمد اسلم قریشی کے قاتل جن کی نشاندہی ہو چکی ہے ان کو گرفتار کرکے بر سر عام پھانسی دی جائے نیز حکومت کو بر سر اقتدار رہنے کا کوئی حق نہیں رہا۔ جو قاتلوں کو تحفظ فراہم کر رہی ہے۔ مولانا محمد منظور احمد چنیوٹی ایم پی اے جمعیت علمائے اسلام، مولانا اللہ یار ارشد احرار، مولانا قاری فقیر محمد مسعودی بریلوی، مولانا ساجد میر جمعیت اہل حدیث، تحریک استقلال کے محمد سجاد، مولانا قاضی اللہ یار، مولانا محمد طفیل ارشد، مولانا خدا بخش مرکزی مبلغین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، صاحبزادہ طارق محمود ایڈیٹر مولاک پیر بشیر احمد گیلانی صدر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ، مولانا فتح محمد امیر جماعت اسلامی پنجاب، عبدالقدیر راہی، مولانا فیروز خان، مولانا رشید احمد، مولانا یحییٰ خان محسن، مولانا گل محمد توحیدی، مولانا عبدالرحیم، مولانا محمد نذر قاسمی، چوہدری خلیل احمد، شیعہ رہنما مولانا سجاد حسین، طالب علم رہنما عزیز الرحمٰن شیخ، ملک احسن اہل حدیث یوتھ فورس، مولانا صاحبزادہ سلیمان منیر ختم نبوت یوتھ فورس مسعود رضا صاحب جمعیۃ طلباء اسلام، مولانا محمد حنیف قادری، مولانا نقشبندی یو کے برطانیہ مجلس تحفظ ختم نبوت، ختم نبوت یوتھ فورس، ختم نبوت ایکشن کمیٹی، جمیعۃ طلباء اسلام کی جانب سے جلسہ گاہ کو مختلف بینروں اور بیجوں کا ڑ سے سجایا گیا تھا۔ ● قادیانی سامراج کے ایجنٹ ہیں ● قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں ● اسلم قریشی کا خون رنگ لائے گا انقلاب آئے گا ● ضیا اور جونیجو اپنے وعدے پورے کریں ورنہ...... ● اسلم قریشی کا ۵ سال تک بازیاب نہ ہونا حکومت کی نااہلی کا ثبوت ہے۔ ● اسلامی جمہوریہ پاکستان سے ربوہ قادیانیت کے کینسر کو ختم کیا جائے۔ ● سکھر ساہیوال کیس کے قاتل کو پھانسی دو! ● اسلم قریشی کے قاتلوں کو بازیاب کرو ورنہ حکومت چھوڑ دو ● قادیانیوں کو اسلامی شعائر استعمال کرنے سے روکا جائے ● حکمرانوں جواب دو کہاں ہے اسلم قریشی...... ● جلسہ میں متعدد قراردادیں منظور کی گئیں آخر میں حضرت الامیر خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی نے دعا خیر فرمائی اور جلسہ تقریباً ۵ بجے برخواست ہوا۔

رپورٹ مولانا عبدالرحیم شکر گڑھ

ترک کر دینے چاہئیے اور ملک و قوم کے دشمن قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کر دیا جائے تاکہ پاکستان حقیقی معنوں میں مسلمانوں کا ملک بنے اور مرتد مرزائی اپنے انجام کو پہنچیں علمائے کرام نے مزید کہا کہ دنیا بھر کے مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ انگریز سامراج اور صیہونی سازشوں کے بل بوتے پر پلنے والے قادیانی اسلام کے خلاف برسر پیکار ہیں اور ان کے بیک وقت یہود و ہنود اور باطل قوتوں کے ساتھ تعلقات ہیں اور ان کی انجمنیں پاکستان کو شدید نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ لہذا حکومت اور موجودہ حکمرانوں کو ایسے لوگوں کا سختی سے محاسبہ کرنا چاہئیے جو مرزائیوں کی کسی بھی سطح پر سرپرستی کرتے ہوں

مولانا محمد اسلم قریشی کی گمشدگی کی جلد بازیابی کے سلسلہ میں منعقدہ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرنے والے مقررین درج ذیل ہیں:۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن مرکزی جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مولانا میاں محمد اجمل قادری

حضرت پیر سید امیر علی شاہ صاحب گیلانی خلیفہ مجاز دربار حضرت سلطان باہو قدس سرہ کا پیغام کانفرنس کے شرکاء اور مسلمانوں کے نام

مولانا محمد حنیف قادری صاحب نے پیر صاحب موصوف کا تحریری بیان آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان سیالکوٹ کے اجتماع مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۸۸ء جلسہ عام میں پڑھ کر سنایا گیا جو درج ذیل ہے۔

محترم جناب پیر بشیر صاحب۔

صدر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ، مبلغ ختم نبوت مولانا اسلم قریشی کی پراسرار گمشدگی کے سلسلہ میں منعقدہ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت عزیزی محمد حنیف وشیاوت علی مجاہد کے ذریعہ موصول ہوئی میں دل وجان سے اس کانفرنس میں شرکت کا متمنی ہوں مگر شومئی قسمت کہ گذشتہ چند روز سے علالت ونقاہت کے باعث اس بابرکت کانفرنس میں شرکت سے محروم ہو رہا ہے جس کا مجھے قلق ہے میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں میری خواہش ہے کہ کانفرنس کے شرکاء کے نام میرا یہ پیغام پہنچا دیا جائے عزت و توقیر مصطفیٰ کی حفاظت ہر مسلمان کا فرض ہے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور اکرم کی ختمیت اہل ایمان کے دو بنیادی امور ہیں انہی دو نظریات کو متزلزل کرنے کے لئے مختلف ادوار میں برسر پیکار رہا ہیں ان عقائد کو مسخ کرنے کیلئے مسیلمہ کذاب سے لے کر آج تک جس کذاب نے بھی سر اٹھایا ان میں سے بدترین سرکش مرزا قادیانی تھا۔

مسلمانوں کے دور ابتلا کا یہ فتنہ حکومت برطانیہ کے زیر اثر ابھرا اس کا اصل مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو نشانہ بنا کر مسلمانوں کے

دلوں سے آنحضرت کی قدر و منزلت کو نکالنا اور اسلام کے ارشادات و مطالب میں اس طرح کا رد و بدل کرنا تھا کہ وہ لعین کھلے اپنے مذموم عزائم کی تکمیل میں مدد مل سکے۔

مسلمان تقریباً پون صدی سے دین و ایمان کے ان لٹیروں کے تیر ہائے ستم اپنے سینوں پر سہہ رہے ہیں قیام پاکستان کے ساتھ ہی فرنگیوں اور ہندوؤں نے اسلام دشمنی کی وجہ سے ان دشمنان دین قادیانیوں کو پاکستان میں دھکیل دیا ان منکرین توحید و رسالت کا پاکستان میں داخلہ ہمارے لئے ناقابل برداشت تھا کیا یہ کہ پاکستان و اسلام کے ان دشمنوں نے پاکستان ہی کو اپنے مذموم عزائم کا اڈہ بنا یا ہوا ہے آپ لوگ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ باوجود حکومت کی فرعون شناسی اور بے حسی کے تیز و تند مخالفت و لاپرواہی کے اس دور میں شعائر اسلامی کی پاسبانی کا فریضہ ادا کر رہے ہیں پاکستان کے تمام مکاتیب فکر کے لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ہیں۔

میں حضرات علماء کرام و مشائخ عظام اور تمام عقیدت مندان حضرت سلطان العارفین سلطان باہو قدس سرہٗ سے درخواست کروں گا کہ مسئلہ ختم نبوت اسلم قریشی کی بازیابی عظیم میر اور اس کے بھائی کا قادیانیوں کے ہاتھوں بہیمانہ قتل کے سلسلے میں متحد ہو کر مجلس عمل کی کاوشوں کو کامیاب بنائیں۔

خدا آپ کا حامی و ناصر ہو۔ فقط دعا۔

امیر علی شاہ دربار حضرت سلطان باہو۔

یوم اسلم قریشی پر سرگودھا میں زبردست احتجاج

شبان ختم نبوت اور عالمی مجلس کے کارکنوں کا بازاروں میں مظاہرہ

سرگودھا (نمائندہ خصوصی) یہاں شہر کی مشہور مرکزی جامع مسجد بلاک نمبر ۱۰ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور شبان ختم نبوت کے زیر اہتمام یوم مولانا اسلم قریشی انتہائی جوش و خروش اور ولولے کے ساتھ منایا گیا ایک ہزار نوجوانوں پر مشتمل ایک جلوس نکالا گیا نوجوانوں نے مختلف کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر لکھا ہوا تھا۔ اسلم قریشی کا خون رائیگاں نہیں جانے دیا جائے گا۔ "اسلم قریشی شہید کا خون رنگ لاکر رہے گا" "اسلم قریشی تیری عظمت کو سلام" حکومت اسلم قریشی کیس کا معمہ حل کرے ورنہ حکومت چھوڑ دے "برگیڈیئر کا کتیا" دونوں میں برآمد ہو سکتی ہے محمد رسول اللہ ﷺ کا مجاہد آج تک کیوں برآمد نہیں ہو سکا۔ ظالو شرم کرو حیا کرو جلوس متعدد راستوں سے گذرا متعدد مقامات پر شاہین ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی، مجاہد جمال الدین افغانی مولانا رحم بخش صاحب ڈی آئی، کرمانجا نیر احمد، محمد یونس بلوچ صدر شبان ختم نبوت، ماجد اقبال جے ٹی آئی حاجی اورنگ زیب، محمد اسحاق ڈوگر سیف الرحمن ندیم نے دلولہ انگیز تقریریں کیں آخر میں مولانا طوفانی خطاب کرتے ہوئے حکومت کو متنبہ کیا اور کہا یاد رکھو اسلم قریشی کا خون رائیگاں نہیں جانے دیا جائے گا اگر تم نے اسلام سے محبت کا ثبوت نہ دیا تو سرگودھا کے یہ غیور نوجوان انتہائی پرامن طریقے سے احتجاج کر رہے ہیں تو پھر یہ طوفان بن کر اٹھیں گے اور باطل کو بہا کر لے جائیں گے۔ انہوں نے حکومت سے ایمانی غیرت کا ثبوت دے اور یہ کیس حل کر کے اپنے ماتھے پر لگے ہوئے کلنک کے ٹیکے کو دھو ڈالے جلوس کے اختتام مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پوتے مرزا طاہر کا پتلا جلایا گیا اس منظر کو ہزاروں لوگوں نے دیکھا اور نعرہ تکبیر اللہ اکبر ختم نبوت زندہ باد مرزائیت مردہ باد کے نعرے لگائے، لیں کے رہیں گے اسلم قریشی دینا پڑے گا اسلم قریشی کے پرجوش نعرے لگائے آخر میں شیر ان اور دیگر قادیانیانہ معتقدات کے بائیکاٹ کی اپیل پر جلوس پرامن طور پر منتشر ہو گیا۔

منجانب غلام علی میمن

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

بمقام ختم نبوت چوک

مورخہ ۱۲ مارچ بروز پیر بعد نماز مغرب زیر سرپرستی امیر مرکزیہ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ، زیر صدارت مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری منعقد ہو گی جس کے مہمان خصوصی حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب مدظلہ، اور حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ ہوں گے۔

جس میں

حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی مدظلہ، سجاول، حضرت مولانا اللہ وسایا ملتان، حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی ربوہ، حضرت مولانا حافظ میر محمد ہنجراہ جنگو رجا، حضرت مولانا نذیر احمد بلوچ حیدرآباد حضرت مولانا محمد رمضان ڈوگری، حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی بنو حقانی، حافظ محمد طاہر ڈگری قاری عبدالوہاب جاڑ بچہ سجاول شرکت فرمائیں گے۔

مبلغ لاہور مولانا احسان احمد دانش کا خطاب

جامع مسجد کوکا کولا فیکٹری لاہور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ احسان احمد دانش نے نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پروردگار عالم نے اپنے بندوں کو صراط مستقیم پر چلانے اور ان کی ہدایت کے لیے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام مبعوث فرمائے انہوں نے کہا مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء برحق اور سچے تھے کسی نبی کے بارے میں امکان کذب بھی ذہن اور تصور میں لانا انسان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے انبیاء کرام علیہم السلام نے جو کہا یا پیشگوئی کی وہ دنیا والوں پر دوپہر کے چمکتے ہوئے سورج کی طرح ظاہر ہوئی۔ مگر مرزائیوں کے پیشوا اور انگریزی نبی جو کہ ایک دیہاتی پنجابن عورت کے بطن سے پیدا ہوا اور جس نے عیسائیوں کی نوکری ملازمت کی اس کی کوئی بھی پیشگوئی صحیح ثابت نہیں ہوئی اور نہ ہی پوری دنیائے قادیانیت آج تک ثابت کر سکی ہے۔

انہوں نے کہا مرزائیوں کو چاہیے کہ وہ جھوٹے نبی کو چھوڑ کر سچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا طوق اپنے گلے میں ڈال لیں تاکہ دنیا اور آخرت میں سرخرو ہوں، خطاب میں احسان احمد دانش نے جماعتی کارگزاری پر بھی روشنی ڈالی اور آخر میں ضلعی انتظامیہ لاہور سے پرزور مطالبہ کیا کہ وہ لاہور میں امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عملی طور پر عمل کروائے۔

بقیہ: ــــــ وہ کون تھا؟

بابا جی! آپ کو یہ شوق کیسے لگا؟ میں نے اس سے پوچھا: اس نے کہا "بخاری نے لگا دیا" پہلے میں ایک نظم سنایا کرتا تھا اور میں نے وہ نظم ربوہ میں جا کر سنائی تو مجھے اتنا پیٹا گیا کہ میں لہولہان ہو گیا۔ جتنا مزا مجھے اس مار میں آیا کبھی نہیں آیا میں مار بھی کھاتا اور نظم بھی سناتا رہتا تھا۔ مرزائیوں کے بچے میرا مذاق اڑاتے اور پتھر بھی مارتے تھے۔

میں نے کہا: باباجی! وہ نظم کیا تھی تو انھوں نے کہا:

سہ دھم کر گیا ست قلندر دا

بھن پو تھا مرزے ..... دا

یہ مصرعہ سن کر مجھے خیال آیا کہ شاید یہ وہی ختم نبوت کا ملنگ ہے جس نے بلاک نمبر ۲ کی تحریر اور لوگوں کے ہجوم میں یہ نظم سنائی تھی۔ خدا جانے وہ ملنگ کون تھا اور کہاں کا رہنے والا تھا۔ سرگودھا کے حضرات کو شاید اس کے بارے میں کچھ علم ہو۔ اب حضرت مولانا محمد رمضان علوی مدظلہ نے یہ بھولی بسری نظم بھیج کر پرانی یاد تازہ کر دی۔

بقیہ: ــــــ معراج ایک تاریخی معجزہ

پھر فرض کی گئیں۔ ان کا ثواب پچاس نمازوں کے برابر دیا جائے گا علمائے اسلام کہتے ہیں کہ اول پچاس نمازوں کا فرض ہونا اور پھر پانچ کا باقی رہ جانا محض تعبیری تھا تاکہ امت محمدی کو یہ معلوم ہو جائے کہ دربار الٰہی میں ان کے ایک عمل نیک کی جزا کم از کم دس گنی ہے۔ نہ یہ کہ واقعی پہلے پچاس فرض ہوئیں اور پھر کم ہو کر پانچ باقی رہ گئیں خود خدائے برتر کا یہ ارشاد وَمَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ (میرا قول تبدیل نہیں ہوتا) اسی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔

بقیہ: ــــــ معراج مصطفیٰ

کہ جن کو ان کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

بعض علماء کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کے ساتھ جو اسرار ہیں ان کا کوئی تحمل نہیں کر سکتا۔

پھر مقام خاص میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ترقیوں اور انعامات الٰہیہ خصوصی سے سرفراز فرمایا گیا۔

ملکوت سے سموات ارض اور ان سے افضل و برتر علم سے سرفراز فرمایا گیا۔

جنت اور دوزخ کی سیر کی۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کبریٰ کا درجہ بھی عطا فرمایا گیا۔

بقیہ: ــــــ معجزات

طرح کا خطبہ دیا، جس طرح کا خطبہ مدینہ منورہ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دیا تھا، سہیلؓ کے خطبہ سے مکہ والوں کو تسلی ہوئی اور دین پر ثابت قدم رہے۔

سہیل بن عمروؓ جب کفر کی حالت میں تھے تو بڑے اچھے خطیب تھے کہ کافروں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جوش پیدا کرتے تھے۔

جنگ بدر میں جب سہیل قید ہو کر آئے تو حضرت عمرؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اجازت ہو تو سہیل کے اگلے دو دانت توڑ دوں، تاکہ اس کی تقریر کا زور جاتا رہے اور کافروں میں ہمارے خلاف پر جوش تقریر نہ کر سکے اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ نہیں دانت نہ توڑو امید ہے کہ یہ تم کو اپنی تقریر سے خوش کر دے گا۔

چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ان کی تقریر نے لوگوں کو خوش کر دیا اور تمام مسلمان مطمئن ہو گئے، سہیل بن عمروؓ جنگ بدر کے بعد مسلمان ہو گئے تھے۔

بقیہ: ــــــ صلہ رحمی

کا کھانا کھلا دیتے تو کیا مضائقہ تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام فوراً اس کی تلاش میں دوڑنے لگے۔ وہ مل گیا۔ اس کو اپنے ساتھ واپس لائے اور اس کو کھانا کھلایا۔ اس مجوسی نے پوچھا کیا بات پیش آئی کہ تم خود مجھے تلاش کرنے نکلے۔ حضرت ابراہیمؑ نے وحی کا قصہ سنایا۔ وہ مجوسی کہنے لگا۔ اس کا میرے ساتھ یہ معاملہ ہے تو مجھے اسلام کی تعلیم دیجئے اور اسی وقت مسلمان ہو گیا (احیاء)

ایک حدیث میں ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں کسی شخص کو کوئی گنجائش نہیں۔ نمبر ۱: والدین کے ساتھ احسان کرنا چاہیے والدین مسلمان ہوں یا کافر۔ نمبر ۲: جس سے عہد کر لیا جائے اس کو پورا کرے، چاہے مسلمان سے عہد کیا ہو یا کافر سے۔ نمبر ۳: امانت کو واپس کرنا، چاہے مسلمان کی امانت ہو یا کافر کی (جامع الصغیر)

محمد بن الحنفیہؒ، عطاؒ اور قتادہؒ تینوں حضرات سے نقل کیا گیا کہ حق تعالیٰ شانہٗ کے پاک ارشاد :- الا ان تفعلوا الی اولیاءکم معروفا (احزاب، ع۱) میں مسلمان کی یہود و نصاریٰ غیر مسلم رشتہ داروں کے لئے وصیت مراد ہے (مغنی) (اسلام میں مرتد و زندیق کسی قسم کی صلہ رحمی کا مستحق نہیں اسلام میں اس کی سزا موت ہے۔ ادارہ)

جامعہ حنفیہ رجسٹرڈ
بورے والا

جدید تقاضوں کے مطابق
اسلامی تعلیمات کا منفرد ادارہ

عرصہ سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ کوئی ایسا ادارہ وجود میں آئے جس میں خالص دینی تعلیم کے ساتھ عصر حاضر کے تقاضوں کا لحاظ اور نسل نو کے لئے عصری فنون یعنی انگریزی حساب سائنس کی تعلیم کا انتظام بھی ہو۔ بحمد اللہ اس مقصد کے لئے جامعہ حنفیہ کا اجراء ہو چکا ہے
جامعہ میں یکم نومبر ۸۶ء سے باقاعدہ مخلص محنتی عملہ کے تقرر کے بعد تعلیم شروع ہے۔
جامعہ میں درس نظامی میں ۹ سالہ کورس ہے۔ سال اول میں ابتدائی عربی کے ساتھ چھٹی جماعت کا کورس اور چھٹے سال میں مشکوٰۃ شریف کے ساتھ دسویں جماعت کا کورس ہے۔
جامعہ میں حفظ قرآن پاک کے ساتھ پرائمری لازمی ہے۔ تعلیمی معیار الحمدللہ نہایت اعلیٰ ہے

جامعہ میں ۱۲ اساتذہ وعملہ کے زیر تربیت ۲۰۰ سے زائد طلباء زیر تعلیم ہیں۔
جامعہ کے ہوسٹل میں ایک صد طلباء مقیم ہیں جن کے قیام و طعام کا جامعہ ہی کفیل ہے
جامعہ کے درس نظامی میں داخلہ کے لئے ضروری ہے کہ طالب علم قرآن حافظ یا پرائمری پاس ہو
جامعہ حکومت سے کسی قسم کی امداد وصول نہیں کرتا۔
جامعہ میں داخلہ یکم اپریل سے ۱۵ اپریل تک ہو گا۔

مہتمم محمد طیب جامعہ حنفیہ رجسٹرڈ فون نمبر ۳۷۹۲ نزد لاری اڈا آئی بلاک سول لائن بوریوالہ (وہاڑی)

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام
دواخانہ ختمِ نبوّۃ
سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء
الحاج قاری حکیم محمد یونس ایم اے
چشتی، نقشبندی، مجددی
رجسٹرڈ کلاس اے

ھُوالشافی — افتخار الاطباء
○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء وطالبات کو خاص رعایت
○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کریں ○ عام طور پر حکماء امراضِ مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے
○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں۔ مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

اوقاتِ مطب
موسمِ گرما ۷ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء
موسمِ سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء
جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۸ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/او سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۶۷۵

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

شبِ معراج

مسلم غازی

کیا ہے اِسریٰ کی حقیقت، شبِ معراج سے پوچھ
کیوں گئے شافعِ امت، شبِ معراج سے پوچھ

سفرِ عشق کی عظمت، شبِ معراج سے پوچھ
کیسی ہوتی ہے محبت، شبِ معراج سے پوچھ

وہ ہے "سردارِ لیالی" وہ دنوں کی سرتاج
ساری راتوں کی امامت، شبِ معراج سے پوچھ

چاند تارے ہیں کہ ہیں نقشِ قدم آقاؐ کے
چاند تاروں کی حقیقت، شبِ معراج سے پوچھ

لمحہ وہ بیش بہا تھا جو گئے عرش پہ آپؐ
ورنہ ہر لمحے کی قیمت، شبِ معراج سے پوچھ

میرے مولاؐ کے کفِ پا کا ہے صدقہ ورنہ
تھے کہاں کوثر و جنّت، شبِ معراج سے پوچھ

تھم گیا وقت بھی خود ان کی سلامی کے لئے
سرورِ دیں کی عظمت، شبِ معراج سے پوچھ

وا[illegible]اں میں یہ اہم ٹھہرا ہے
اس ملاقات کی قیمت، شبِ معراج سے پوچھ

کیا رہا سلسلۂ راز و نیاز اے غازی!
شبِ معراج کی خلوت، شبِ معراج سے پوچھ